بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 46

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ نمبر: 40

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

29 جمادی الاول 1418 ہجری 2 اخاء 1376 ہش 2/ اکتوبر 1997ء

اخبار احمدیہ

لندن ۲۸ر ستمبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹر نیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خیر و عافیت سے ہیں اور بیرونی ممالک کے دورہ پر ہیں۔ پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو اور ہر گام پر آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ (آمین)

گناہ سے بچنے کی سچی فلاسفی یہی ہے کہ گناہ کی ضرر دینے والی حقیقت کو پہچان لیں

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

میں ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ گناہ سے بچنے کی سچی فلاسفی یہی ہے کہ گناہ کی ضرر دینے والی حقیقت کو پہچان لیں اور اس بات پر یقین کر لیں کہ ایک زبردست ہستی ہے جو گناہوں سے نفرت کرتی ہے اور گناہ کرنے والے کو سزا دینے پر قادر ہے۔

دیکھو اگر کوئی شخص کسی حاکم کے سامنے کھڑا ہو اور اُس کا کچھ اسباب متفرق طور پر پڑا ہو، تو یہ کبھی جرأت نہیں کرے گا کہ اسباب کا کوئی حصہ چُرا لے خواہ چوری کے کیسے ہی قوی محرک ہوں اور وہ کیسا ہی بدعادت کا مبتلا ہو، مگر اس وقت اس کی ساری قوتوں اور طاقتوں پر ایک موت وارد ہو جائے گی اور اُسے ہرگز جرأت نہ ہو سکے گی اور اس طرح پر وہ چوری سے ضرور بچ جائیگا۔ اس طرح پر ہر قسم کے خطاکاروں اور شریروں کا حال ہے کہ جب انہیں ایسی قوت کا پورا علم ہو جاتا ہے جو اُن کی شرارت پر سزا دینے کے لئے قادر ہے تو وہ جذبات اُن کے دَب جاتے ہیں۔ یہی سچا طریق گناہ سے بچنے کا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ پر کامل یقین پیدا کرے اور اس کے جزا و سزا دینے کی قوت پر معرفت حاصل کرے۔ یہ نمونہ گناہ سے بچنے کے طریق کے متعلق خدا نے ہماری فِطرت میں رکھا ہوا ہے، اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس اصول کو آپ کے سامنے پیش کر دوں۔ کیا عجب آپ کو فائدہ پہنچے اور چونکہ آپ سفر کرتے رہتے ہیں اور مختلف آدمیوں سے ملنے کا آپ کو اتفاق ہوتا ہے۔ آپ اُن سے اسے ذکر بھی کر سکتے ہیں۔ اور اگر یہ طریق جو میں پیش کرتا ہوں۔ آپ کے نزدیک صحیح نہیں ہے تو میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ جس قدر چاہیں جرح کریں۔ یہ میری طرف سے آپ کو ایک تحفہ ہے۔ اور میں ایسے تحفے دے سکتا ہوں۔

ہر شخص جو دُنیا میں آتا ہے۔ اس کا فرض ہونا چاہیئے کہ دھوکے اور خطرہ سے بچے۔ پس گناہ کے نیچے ایک خطرناک اور تمام خطروں اور دھوکوں سے بڑھ کر ایک دھوکا ہے۔ میں آگاہ کرتا ہوں کہ اس سے بچنا چاہیئے۔ اور یہ بھی بتاتا ہوں کہ کیونکر بچنا چاہیئے، اگرچہ اس سے پہلے ایک اور مسئلہ بھی ہے جو خدا کی ہستی کے متعلق ہے۔ مگر میں سر دست اس کو چھوڑتا ہوں اور اس دوسرے مقصد کو لیتا ہوں جس کا ماحصل اور مدعا یہ ہے کہ ہر ایک آدمی بجائے خود نیک بننا چاہتا ہے اور نیکی کو اچھا سمجھتا ہے۔ اختلاف اگر ہے تو ان طریقوں اور حیلوں میں ہے، جو نیکی کے حصول کیلئے اختیار کئے جاتے ہیں، مگر مشترک طور پر نفس نیکی کو سب پسند کرتے اور چاہتے ہیں۔ جھوٹ بولنا کون پسند کرتا ہے۔ جذباتِ نفسانی سے بچنے کو اچھا کہتے ہیں، مگر ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود بدیوں کو بدی سمجھنے کے بھی ایک دنیا ان میں گرفتار ہے اور گناہ کے سیلاب میں بہتی ہوئی جا رہی ہے۔ میں مثال کے طور پر کہتا ہوں کہ عیسائیوں نے انسان کو گنہگار زندگی کو ہلاک کر کے نیکی اور پاکیزگی کی زندگی کے حصول کیلئے یہ راہ بتائی ہے کہ مسیحؑ ہمارے لئے مر گیا اور ہمارے گناہوں کا بوجھ اس نے اٹھا لیا اور اس کے خون سے ہم پاک ہو گئے، مگر میں دیکھتا ہوں اور آپ کو بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ مسیحؑ کے خون نے یورپ کی حالت پر کوئی نمایاں اثر اور تبدیلی پیدا نہیں کی، بلکہ ان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر نظر کر کے سخت افسوس ہوتا ہے۔ اُن کی زندگی مرتاضانہ زندگی نہیں ہے بلکہ ایک آزادی اور اباحت کی زندگی ہے۔ کتنے ہی جو سِرے سے خدا ہی کے منکر ہیں اور بہت ہیں جو خدا کو مان کر اور مسیحؑ کے خون پر ایمان رکھتے ہوئے بھی اپنی حالت میں گرے ہوئے ہیں۔ شراب کی وہ کثرت ہے جو کئی میل تک شراب کی دوکانیں چلی جاتی ہیں اور نامحرم عورتوں کو شہوت کی نظر سے نہ دیکھنا تو کیا، ان کے دوسرے اعضاء بھی نہ بچ سکے۔ میں عیسائیوں تک ہی اس گناہ کے سیلاب کو محدود نہیں کرتا۔ میں صاف کہتا ہوں کہ اس وقت دنیا کی ساری قومیں اس زہر کو کھا رہی ہیں اور ہلاک ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں نے باوجودیکہ اُن کے پاس ایک روشن کتاب تھی اور اس میں کسی کے خون کے ذریعہ اُن کو گناہ سے پاک کرنے کا وعدہ دے کر آزاد نہیں کیا گیا تھا، لیکن وہ بھی خطرناک طور پر اس بلا میں مبتلا ہیں۔ ہندوؤں کو دیکھو ان میں بھی یہی بلا موجود ہے۔ یہاں تک کہ ان میں سے بعض قوموں نے جیسے آریہ ہیں نیوگ جیسے مسئلہ کو اپنے ایمانیات اور معتقدات میں داخل کر لیا۔ ایک مرد جبکہ اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو، تو وہ اپنی بیوی کو دوسرے سے اولاد پیدا کرنے کی اجازت دے دے۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۲)

> "اگر مخالف فریق کے کچھ آدمی مارے جائیں اور احمدیت کو بظاہر اس پہلو سے غلبہ ہو تو یہ غلبہ نہیں ہے۔ غلبہ یہ ہے کہ اپنے بے شک مارے جائیں مگر کثرت سے اور پھیلیں اور یہ غلبہ صبر کا غلبہ ہوا کرتا ہے"
>
> سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

آزادیٔ ہند اور جماعت احمدیہ

(۱۰)

جنگ عظیم دوم ۱۳/ ستمبر ۱۹۳۹ء سے شروع ہو کر ۷/ مئی ۱۹۴۵ء تک رہی اس دوران اہل ہند نے جانفشانی فوجی مہیا کر کے حکومت برطانیہ کی بھرپور مدد کی یہاں تک کہ بعض سیاسی اور مذہبی تنظیموں نے بھی ان دنوں برطانیہ کی مدد کی تا کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی شکست کے بعد ہندوستان کو کسی دوسرے ملک کی غلامی کی دلدل میں پھنسنا پڑے چنانچہ اس موقع پر اکثر سیاسی لیڈر بھی جنگ کے ماحول کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے جنگ میں برطانیہ کی کامیابیوں کے متمنی تھے اور اس غرض سے بعض مسلمان علماء فتوے شائع کر کر کے ہندوستانی مسلمانوں کو فوج میں شامل ہونے کی ترغیب دے رہے تھے۔ چنانچہ کُل ملا کر ہندوستان کی طرف سے جنگِ عظیم دوم میں برطانوی حکومت کی مدد کے لئے ۲۵ لاکھ فوجی خدمت پر مامور تھے۔

جنگ کے اس نازک موقع پر بھی حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے آزادیٔ ہند کے جہاد کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ اس کی چند مثالیں ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:-

نومبر ۱۹۴۰ء میں وزیر مالیات سر جیریمی ریسمین کی جانب سے تخمینہ بجٹ اسمبلی میں پیش ہونے پر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے قائد ایوان کی حیثیت سے وزیر مالیات کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے جو تقریر کی اس میں بھی آزادیٔ ہند کے اہم فریضہ کو اپنے پیش نظر رکھا۔ آپ فرماتے ہیں:-

"میں نے جواب میں کہا بحث میں بہت سے اُمور کا تذکرہ کیا گیا ہے ان میں سے پہلے میں ان اُمور کو لیتا ہوں جن پر ہمارا اُصولی اتفاق ہے ان میں سب سے اہم سوال ملک کی آزادی کا ہے ہمیں اتفاق ہے کہ ملک کو جلد سے جلد آزاد ہونا چاہئے اختلاف صرف طریق اور رفتار کے متعلق ہے آپ بھی تسلیم کریں گے کہ اس مرحلے پر آزادی کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ جرمنی کو شکست ہو اگر برطانیہ ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو جائے تو ملک کی آزادی ایک لمبے عرصہ کیلئے التواء میں پڑ جائے گی آزادی کی پوشاک تیار ہو چکی ہے ہمیں مل کر کوشش کرنی چاہئے اور دُعا بھی کرنی چاہئے کہ جلد وہ دن آئے جب ہندوستان عزت اور فخر کے ساتھ یہ پوشاک پہننے کے قابل ہو جائے"۔ (تحدیثِ نعمت صفحہ ۴۲۷)

فروری ۴۲ء میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا چین (CHINA) میں بطور ایجنٹ جنرل کے تقرر ہوا۔ وہاں سے آپ نے وائسرائے ہند کی خدمت میں ہندوستان کی آزادی کے متعلق ایک یادداشت ارسال فرمائی تھی جس میں آپ نے لکھا کہ:-

"جنگ کے دوران میں آئین میں تبدیلی کی توقع نہیں کی جاسکتی لیکن رائج آئین کی حدود کے اندر رہتے ہوئے جو عملی اقدام بھی ہندوستان کی آزادی کیلئے تیار کرنے کے سلسلے میں کیا جاسکتا ہے اس کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اس ضمن میں میں نے لکھا تھا کہ جو اشخاص امور مملکت کا کسی حد تک تجربہ رکھتے ہیں اور حکومت کے ساتھ تعاون دینے پر آمادہ ہیں حکومت کو چاہئے کہ ان پر اعتماد کا عملی ثبوت دے اُمور سلطنت کے متعلق حقیقی ذمہ داری اُن کے کندھوں پر ڈالے تا کہ سیاسی پارٹیوں اور عوام پر بھی یہ واضح ہو جائے کہ حکومت اس بات پر آمادہ ہے کہ سلطنت کی ذمہ داری برطانوی ہاتھوں سے منتقل ہو کر ہندوستانی ہاتھوں میں چلی جائے۔ اگر آئین کی تبدیلی میں تاخیر ہو رہی ہے تو اس کی وجہ ایک تو جنگ ہے جس کے دوران ایسے اہم اور پیچیدہ مسئلے کی طرف پوری طرح توجہ نہیں دی جاسکتی اور دوسرے باہمی فرقہ وارانہ اختلاف ہیں جن کا ابھی تک کوئی حل نظر نہیں آرہا لیکن یہ ثابت کرنے کیلئے کہ حکومت ان دو مشکلوں کو آزادی میں التواء کیلئے بہانہ نہیں بنا رہی اور حکومت کی نیک نیتی پر شک کی کوئی گنجائش نہیں کوئی ایسا قدم ہونا چاہئے جس کے نتیجہ میں ہندوستان کی حکومت کے متعلق آخری فیصلوں کا اختیار ہندوستانی افراد کے سپرد کر دیا جائے خواہ لفظاً ذمہ داری وائسرے وزیر ہند اور برطانوی پارلیمنٹ کی رہے ایسا کرنے سے اتنا تو واضح ہو جائے گا کہ جنگ کے ختم ہو جانے کے بعد برطانیہ موجودہ حالات کو طول نہیں دے گا اور جلد سے جلد ہندوستان کو آئینی لحاظ سے بھی آزاد کر دیگا"۔ (تحدیث نعمت صفحہ ۴۴۴-۴۴۵)

عین انہی دنوں میں چین کے صدر مارشل چیانگ کائی شیک (Marshal Chaing Kai Shek) نے ہندوستان کا دورہ کیا اور برطانیہ سرکار کو توجہ دلائی کہ آزادی کیلئے ہندوستانیوں کی مانگ بالکل درست اور برحق ہے لہٰذا برطانیہ کو چاہئے کہ وہ اسے آزادی دے دے۔ چین کے صدر نے برطانیہ سرکار کو اپنے ایک خط میں لکھا تھا کہ اگر برطانیہ نے ہندوستان کو آزاد نہ کیا تو برطانیہ کیلئے دن بدن خطرات بڑھتے جائیں گے۔

یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے آزادیٔ ہند کی جو آواز چین میں بیٹھ کر اُٹھائی تھی صدر چین نے اپنے ہندوستان کے دورہ میں حضرت چوہدری صاحب کی آواز کی تائید کی اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت چوہدری صاحب نے چین میں بھی چین سے نہیں بیٹھے اور چینی لیڈروں کی آواز کو بھی آزادیٔ ہند کیلئے سازگار بناتے رہے۔

جنگ کے دنوں میں حضرت چوہدری صاحب کی تمام تر کوشش برطانوی سرکار کو یہ سمجھانے میں صرف ہوئی کہ برطانوی حکومت کو اس جنگ کے دوران ایسے قدم اُٹھانے چاہئیں جن سے ہندوستان کے سیاسی لیڈروں اور عوام کو یہ پختہ یقین ہو جائے کہ برطانیہ انہیں جنگ کے بعد آزادی دے دے گا۔ چنانچہ اس ضمن میں آپ نے یہ تجویز پیش فرمائی کہ آئینی ترمیم کے بغیر باہمی سمجھوتے کے ذریعہ کم از کم وائسرائے ہند اور وزیر ہند کے اختیارات میں مناسب ترمیم کر دی جائے وزیر ہند کو وزیر اعظم کا نام دیا جائے اور کمانڈر انچیف کے علاوہ وائسرائے کی کونسل میں باقی سب اراکین ہندوستانی ہوں۔ حضرت چوہدری صاحب کی اس تجویز پر عملی جامہ پہنانے کیلئے آپ کو لنڈن بلایا گیا۔ مشورہ کی گفتگو سر جیمز گرگ سر جان اینڈرسن اور سر فنڈلیٹر سٹوارٹ کے ساتھ قرار پائی۔ چونکہ انہی دنوں امریکی صدر روزویلٹ (Roose Velt) نے بھی برطانیہ پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا تھا کہ وہ ہندوستان کو آزاد کرے اس اعتبار سے بھی حضرت چوہدری صاحب کی یہ تجویز کامیاب ہوئی اور آپ کو لنڈن بلایا گیا۔ مذکورہ چاروں اصحاب اس بات پر متفق ہو گئے کہ وائسرائے کی حیثیت صرف ایک آئینی رئیس مملکت کی ہو۔ کونسل کے سینئر ہندوستانی رکن کو اگرچہ وزیر اعظم کا نام نہ دیا جائے لیکن عملاً اس کی حیثیت اور اس کے اختیارات وزیر اعظم کے ہوں۔ اس تمام مشورہ سے رُکن کمیٹی سر جیمز گرگ ساتھ ساتھ وزیر اعظم چرچل کو مطلع کرتے رہے۔ چونکہ مسٹر جیمز گرگ وزیر اعظم چرچل کے بااعتماد آدمی تھے لہٰذا انہوں نے ہی مسٹر چرچل کو مذکورہ تجاویز ماننے پر رضامند کیا تھا۔ حضرت چوہدری صاحب فرماتے ہیں کہ

"مجھے اپنی تجویز کا سب سے اُمید افزا پہلو یہ نظر آتا تھا کہ اس کی منظوری عملاً ہندوستان کا حق آزادی تسلیم کیے جانے کے مترادف تھی"۔

عین ان دنوں جبکہ یہ تجویز وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو کو بھجوائی گئی مہاتما گاندھی جی نے مرن برت رکھ لیا تھا جس سے وائسرائے ہند کو اس تجویز کا منفی تاثر پیش کرنے کا موقع مل گیا۔ اور انہوں نے برطانوی سرکار کو لکھا کہ ان حالات میں کسی ایسی تجویز پر عمل کرنا کمزوری دکھانے کے مترادف ہوگا۔ اس طرح حضرت چوہدری صاحب کی یہ تجویز اور یہ محنت شاقہ عملی شکل اختیار نہ کر سکی۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی اپنے وطن ہندوستان سے ایسی محبت تھی کہ آپ کوئی بھی ایسا موقع ضائع نہیں جانے دیتے تھے جس سے آپ کو یہ علم ہوتا ہو کہ اس کے ذریعہ آپ وطن عزیز کو آزادی کے نشانہ کی طرف آگے لے جاسکتے ہیں۔ جب جنوری ۱۹۴۲ء میں اعلان ہوا کہ ہندوستان کے چیف جسٹس سر مارس گوائر کی میعاد ختم ہونے والی ہے اور ان کی جگہ سر پیٹرک سپنز کا تقرر ہوا ہے۔ حضرت چوہدری صاحب نے بھرپور کوشش فرمائی کہ کسی طرح اس عظیم عہدہ پر کسی ہندوستانی کا تقرر ہو تا کہ ہندوستان اپنے آزادی کے نشانہ کی طرف آگے بڑھے۔ حضرت چوہدری صاحب اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:-

"میرا خیال تھا کہ سر مارس کے بعد میرے سینئر رفیق سر سری نواس وردا چاری چیف جسٹس ہوں گے وہ ایک قابل جج اور فاضل قانون دان تھے طبیعت کے نہایت شریف اور مزاج کے دھیمے تھے اور ہر لحاظ سے اس قابل تھے کہ انہیں ہندوستان کا پہلا ہندوستانی چیف جسٹس ہونے کا اعزاز حاصل ہوتا یہ بھی ایک موقع تھا کہ حکومت برطانیہ ہندوستان کی آزادی کی طرف ایک قدم بڑھائے اور ہندوستان کا چیف جسٹس ایک ہندوستانی کو مقرر کرے"۔ (تحدیث نعمت صفحہ ۴۷۰)

حضرت چوہدری صاحب کی یہ ان عظیم خدمات کی تھوڑی سی جھلک ہے جو جنگ عظیم دوم کے دوران بھی آپ نے آزادیٔ ہند کیلئے جاری رکھیں آپ کے دل میں ہر دم یہی تڑپ تھی کہ کس طرح وطن عزیز برطانوی حکام کے پنجوں سے نکل کر آزادی کی راحت بخش فضاؤں میں سانس لے سکے۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

لولاک لما خلقت الافلاک

ترجمہ -(اے محمدؐ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

منجانب

محتاج دُعا- جماعت احمدیہ اتر پردیش

☎ 543105
STAR
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

خطبہ جمعہ

اگر آپ توحید پر قائم ہو جائیں اور توحید کی طرف بنی نوع انسان کو بلائیں تو یہ ایک ہی راہ ہے جس سے مرتی ہوئی دنیا پھر سے زندہ ہو سکتی ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۵؍جولائی ۱۹۹۷ء بمطابق ۲۵؍وفا ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام اسلام آباد لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ 'بدر' اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - اياك نعبد و اياك نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

الحمدللہ، کہ آج ہمارا یو کے کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور اس جلسے کو رفتہ رفتہ ایک عالمی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ ایک مرکزیت عطا ہو گئی ہے جس کے نتیجے میں لوگ اسی طرح ذوق شوق سے شامل ہونے کے لئے آتے ہیں جیسے کبھی پاکستان کے سالانہ جلسہ میں شامل ہوا کرتے تھے۔ تعداد کے لحاظ سے یہ درست ہے کہ اس کی نسبت بہت کم تعداد ہے مگر نمائندگی کے لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ گزشتہ جلسوں سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ لیکن یہ آج کا جلسہ جو شروع ہو رہا ہے یہ تمام جلسوں میں ایک فوقیت رکھتا ہے اور ایک ایسا استثنائی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے جو باقی پہلے نہ یہاں کے جلسوں کو نصیب ہوا اور نہ اور جگہوں کے جلسوں کو کبھی اس کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا مجھے بھی پہلے کچھ دنوں تک علم نہیں تھا اور میں حسب دستور جلسہ سالانہ کی تیاری کے لئے وہ تقاریر جو گزشتہ جلسوں میں ہوتی رہیں انہیں کے تسلسل میں آگے مضمون کو بڑھاتا رہا لیکن مجھے کچھ عرصہ پہلے ایک احمدی دوست نے مطلع کیا کہ جلسہ ۱۹۹۷ء عام جلسہ نہیں ہے بلکہ مختلف ایک الگ چیز ہے کیونکہ ۱۸۹۷ء میں یہی جلسہ جو قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منعقد فرمایا اس کی الگ ایک نرالی شان تھی جو نہ پہلے کسی جلسے کو نصیب ہوئی اور نہ بعد میں کسی کو نصیب ہوئی۔ اور جو مضامین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چنے وہ بھی ایسے مضامین تھے جن کے متعلق مجھے بتایا گیا کہ اس سے پہلے میں مسلسل اس سال اپنے خطبات میں ان مضامین کو موضوع بنا چکا ہوں۔ تو یہ ایک اتفاق نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اشارہ تھا جس سے معلوم ہوا کہ ہمارا اس دفعہ کا جلسہ ۱۸۹۷ء کے جلسے سے کئی طرح کی مشابہت رکھے گا۔ اور یہ سال بھی ایک خصوصی سال ہے۔ جب اس طرف توجہ ہوئی تو میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات جو ۱۸۹۷ء میں ہوئے تھے ان کو نکلوایا اور وہ الہامات کا سلسلہ اپنی ذات میں جماعت احمدیہ کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری ہے۔ چنانچہ بہت سے ایسے امور ہیں جو اس جلسے سے خاص تعلق رکھتے ہیں جن کو انشاء اللہ تعالیٰ افتتاحی اجلاس میں پیش کیا جائے گا اور پھر آئندہ آنے والے اجلاس میں یا جتنے بھی اجلاس ہونگے ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۱۸۹۷ء میں ہونے والے جلسے کی نقل ہی پیش کی جائے گی۔ اور بہت سے ایسے مضامین ہیں جو طے شدہ ہیں۔ حضرت اقدس کے اپنے الفاظ میں بیان شدہ ہیں۔ مجھے وہ صرف آپ کے سامنے پڑھ کر سنانے ہیں اور آپ کو اپنی یادداشت کے حوالے سے یہ دیکھنا ہوگا کہ بعینہ یہی باتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۷ء کے جلسے کے لئے چنی تھیں وہ اس سال میں احباب کی خدمت میں پیش کرتا رہا ہوں۔ مگر بہتر الفاظ میں اور خدا تعالیٰ کی تائید سے بھرپور الفاظ میں میں انشاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ آج کے خطبے کے لئے میں نے صرف الہامات کو موضوع سخن بنایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو الہامات اس سال یعنی ۱۸۹۷ء میں ہوئے جو اب ۱۹۹۷ء بن چکا ہے یعنی پورے سو سال کے بعد جو ۹۷ کا سال ظہور پذیر ہو رہا ہے اس سال میں ایک سو سال پہلے یعنی ۹۷ کے سال میں ایک سو سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو الہامات ہوئے وہ اپنی ذات میں ایک عجیب شان رکھتے ہیں اور جماعت احمدیہ کے لئے آئندہ بہت بڑی خوشخبریاں لے کر آئے ہیں۔

۳؍جنوری ۱۸۹۷ء:۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی کہ چند روز ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مبشر الہام ہوا "انی مع الافواج اٰتیك بغتة" یعنی میں فوجوں کے ساتھ ناگاہ تیرے پاس آنے والا ہوں۔ یہ کسی عظیم الشان نشان کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شیخ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کے نام جو خطوط لکھے ان میں ۳؍جنوری کے خط میں اس کا ذکر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مکتوب میں جو مارچ ۱۸۹۷ء کے بعد کا ہے، لکھا ہے "اس جگہ ہندوؤں کے ہر روزہ مقابلہ سے نہایت کم فرصتی رہتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کوئی نشان دکھانے والا ہے" یہ جو ہندوؤں کا ذکر خصوصیت سے کر کے اور یہ فرمایا گیا کہ خدا تعالیٰ کوئی نشان دکھانے والا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی عظیم الشان پیشگوئی پوری ہونے والی تھی جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو احساس تھا اور واقعۃً پھر وہ کیسے ہوئی میں یہ آج انشاء اللہ آج کی افتتاحی تقریر میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔

۱۲؍مارچ ۱۸۹۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لکھا "میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے یہ بھی صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور سے رجوع ہوگا" اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۸۹۷ء کے مقابل پر یہ جو ۱۹۹۷ء ہے اسی سال ہندوستان میں غیر معمولی تبلیغی تحریکات چل پڑی ہیں اور کثرت سے ہندو حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ ہم امید رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ سو سال پہلے پیشگوئی کی گئی تھی بڑے زور سے آگے بڑھے گا۔ فرمایا ۱۵؍مارچ کو اس تحریر کے وقت جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں قلم تھا اور آپ کچھ لکھ رہے تھے اس تحریر کے وقت بھی ایک الہام ہوا ہے اور وہ یہ ہے "سلامت بر تو اے مرد سلامت" (سراج منیر صفحہ ۲۹ حاشیہ روحانی خزائن جلد ۱۵)۔ یعنی اے سلامتی بخش شخص تیرے لئے سلامتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے اس سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات کو کچھ خطرات درپیش تھے جن کے متعلق پہلے سے ہی اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دے دی کہ تیرے مقدر میں سلامتی ہے اور کسی قسم کے فکر کی ضرورت نہیں۔

پھر ۹؍جون ۱۸۹۷ء کے خط میں آپ فرماتے ہیں خدا تعالیٰ نہایت توجہ سے اس سلسلے کی مدد کرنا چاہتا ہے۔ یہ الہام کہ "انی مع الافواج اٰتیك بغتة" صاف دلالت کر رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی اور نشان ظہور میں آنے والا ہے۔ یہ جو اور نشان ہے یہ تحریر ۹؍جون کی ہے جس سے پہلے لیکھرام کا نشان اپنی بڑی شان و شوکت کے ساتھ پورا ہو چکا تھا۔ پس ۹؍جون کے بعد پھر آپ کا یہ فرمانا کہ ایک اور نشان بڑی شان کے ساتھ پورا ہونے والا ہے اور اس کو "انی مع الافواج اٰتیك بغتة" کے ساتھ منسلک کرنا۔ یہ بھی جماعت احمدیہ کے لئے ایک بہت عظیم خوشخبری ہے جو انشاء اللہ جلد پوری ہو گی۔

پھر ۲۹؍جولائی (۱۸۹۷ء) کو آپ نے فرمایا: "ان الذی فرض علیك القراٰن لرآدك الی معاد. انی مع الافواج اٰتیك بغتة. یاتیك نصرتی انی انا الرحمان ذو المجد والعلی" (تذکرہ ایڈیشن اول مطبوعہ ۱۹۳۵ء تریاق القلوب)۔ حضور علیہ السلام خود اس کا ترجمہ کرتے ہیں: یعنی وہ خدا جس نے تیرے پر قرآن فرض کیا پھر تجھے واپس لائے گا۔ یعنی انجام بخیر و عافیت ہوگا۔ میں اپنی فوجوں کے سمیت (جو ملائکہ ہیں) ایک ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤنگا۔ میں رحمت کرنے والا ہوں۔ میں ہی ہوں جو بزرگی اور بلندی سے مخصوص ہے یعنی میرا ہی بول بالا رہے گا۔

پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا کہ مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متنافس کی ذلت اور اہانت اور ملامت خلق اور پھر اخیر حکم ابراء یعنی بے قصور ٹھہرانا (اور پھر اخیر حکم یہ بریکٹ میں ہے کہ آخری حکم جو خدا کی طرف سے نازل ہوا وہ ہے ابراء۔ کسی کو بے قصور ٹھہرانا)۔ یہ مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متنافس

کی ذلت اور اہانت اور ملامت خلق اس میں جو مخالفوں کی پھوٹ ہے یہ خاص طور پر آپ کے پیش نظر رہنا چاہئے کیونکہ اس سال کا یہ بھی ایک موضوع ہے کہ جماعت احمدیہ کے مخالفین میں خدا تعالیٰ کی طرف سے پھوٹ ڈالی جائے گی اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہونگے اور تتر بتر ہو جائیں گے۔

پھر ساتھ اس کے یہ الہام ہوا کہ 'بلجت آیاتی' کہ میرے نشان روشن ہونگے اور ان کے ثبوت زیادہ سے زیادہ ظاہر ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس مقدمے میں جو ستمبر ۱۸۹۳ء میں عدالت آر ریمنڈ میں عبدالحمید ملزم نے دوبارہ اقرار کیا کہ میرا پہلا بیان جھوٹا تھا۔

پھر ۲۹؍جولائی (۱۸۹۷ء) کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک اور الہام ہوا: ''لِواء فتح'' یعنی فتح کا جھنڈا۔

۱۴؍جنوری ۱۸۹۷ء کو ایک اور الہام ہوا ''میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنے سے خون ہوتا جاتا ہے۔........... میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہونگے''۔

یہ اس سال کا مزاج ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سال کے آغاز میں مطلع فرمایا گیا۔

یہ سال توحید کا سال ہے اور توحید اپنی ہر شان سے ظاہر و باہر ہو گی اور نمایاں ہو کر دنیا کے سامنے چمکے گی۔ فرمایا آخر توحید کی فتح ہے غیر معبود ہلاک ہونگے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں۔ اب اس نے چاہا کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھاوے۔ اب دونوں مریں گے۔ کوئی ان کو بچا نہیں سکتا اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہو گی اور نیا آسمان ہو گا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہو گا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ نہ وہ ٹوٹے گا اور نہ کند ہو گا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت بہت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی''۔

علامات کے درمیان میں نے جو یہ توحید کا ذکر کیا ہے اس میں بعض ایسے الفاظ ہیں جن کو سمجھانے کی ضرورت ہے جن کی تشریح کی ضرورت ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا میرے نزدیک یہ جماعت احمدیہ کے لئے اب ایک ہی مضمون باقی ہے وہ توحید کا مضمون ہے۔ باقی جتنی بھی باتیں ہیں وہ توحید ہی کے گرد گھومتی ہیں اور توحید سے متعلق میں آپ کو مطلع کر رہا ہوں اور کافی عرصے سے مطلع کر رہا ہوں کہ **اگر آپ توحید پر قائم ہو جائیں اور توحید کی طرف بنی نوع انسان کو بلائیں تو یہ ایک ہی راہ ہے جس سے مرتی ہوئی دنیا پھر سے زندہ ہو سکتی ہے۔** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تحریر میں جھوٹے خداؤں اور جھوٹے معبودوں کا ذکر کیا ہے اور یہ وہ فقرے ہیں جو تشریح طلب ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ کے متعلق جھوٹ کا لفظ منسوب کر ہی نہیں سکتے تھے کیونکہ آپ تو خود عیسیٰ کے مثیل ہیں۔ اس لئے نعوذ باللہ یہ مطلب لینا کہ گویا وہ عیسیٰ جو جھوٹا تھا

طالبان دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652، 248-5222
رہائش- 243-0794، 27-0471

ارشاد نبویؐ
خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

نعوذ باللہ دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ یہ وہ دشمن جو عیسائی بھی ہیں اور مسلمان معاندین بھی ہیں وہ ان عبارتوں سے غلط استفادہ کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دیکھو یہ اچھا مسیح ہے جس نے پہلے مسیح کو جھوٹا قرار دیا جس نے پہلے مسیح کی ماں کو جھوٹا قرار دیا اور اب خود مسیح بنتا ہے اور اسی مسیح کی ہم شکل اور شبیہ ہونے میں فخر کرتا ہے۔ اور جہاں تک مسلمان معاندین کا تعلق ہے انہوں نے اس عبارت کو بہت اچھالا ہے اور یہاں تک کہا کہ دیکھو اب اپنے منہ سے یہ اقراری جھوٹا ہے۔ **نعوذ باللہ من ذالک۔** حضرت مرزا صاحب کے متعلق کہتے ہیں کہ اقراری مجرم ہم آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں جس کے شبیہ ہونے پر، جس کے مثیل ہونے پر ان صاحب کو فخر ہے اس کے متعلق خود لکھتے ہیں کہ جھوٹا ہے اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ اس کی ماں بھی جھوٹی تھی۔ یہ محض ایک دھوکہ ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسیح کے خدا بنائے جانے کو جھوٹ قرار دے رہے ہیں اور حضرت مریم کی طرف اس غلط بات کو منسوب کرنے کو جھوٹ قرار دے رہے ہیں کہ گویا حضرت مریم خود اس بات پر فخر محسوس کرتی تھیں کہ انہوں نے خدا کے بیٹے کو جنم دیا ہے۔ پس جو غلط تصورات دنیا میں پھیل چکے ہیں ان تصورات نے ایک عیسیٰ کی شکل پیش کی۔ ان جھوٹے اور غلط تصورات نے حضرت مریم کو معبود بنا کر دکھایا اور خدا تعالیٰ کی بیوی بنا کر دنیا سے متعارف کروایا۔ یہ باتیں ہیں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سختی سے انکار فرماتے ہیں اور ان کو توحید باری تعالیٰ کے خلاف قرار دیتے ہیں اور توحید کے خلاف جو بھی معبود ہو گا وہ بحیثیت معبود کے جھوٹا ہو گا۔ اس پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر میں حضرت مسیح اور حضرت مریم کے متعلق بعض سختی کے پہلو دکھائی دینگے۔ لیکن جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو ایک حقیقت تھے، جو خدا کے ایک برگزیدہ رسول تھے، جو خدا کے ایک ادنیٰ بندہ اور ادنیٰ بندہ ہونے پر فخر محسوس کیا کرتے تھے جن کا ذکر قرآن کریم میں محفوظ ہے اور اس مریم کا جو اس سچے بندے کی ماں تھی اس مریم کا ذکر جہاں جہاں فرمایا ہے انتہائی محبت کے ساتھ، انتہائی انکساری کے ساتھ، انتہائی جذبہ عشق کے ساتھ اور یہ ظاہر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ دو انسانوں میں بے مثال انسان گزرے ہیں جن کے اندر غیر معمولی صفات تھیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو خدا کے مؤحد بندے تھے ان کا ایک ایسا مرتبہ شناخت کرتے ہیں جو اس سے پہلے حضرت مسیح کا وہ مرتبہ شناخت نہیں کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار دنیا کو مطلع کرتے ہیں کہ مسیح کو جو مسیح کہا گیا اور نبی سے علاوہ نام دیا گیا اس نام میں آئندہ کے لئے بہت بڑی خوشخبریاں مضمر ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ مسیحیت مسیح کی وہ شان ہے جو عبودیت کی شان ہے، معبودیت کی نہیں۔ اور اس شان کے ساتھ مسیح کا اتنا گہرا تعلق ہے کہ جب بھی خدا کی توحید کو خطرہ ہو گا مسیح کی روح بے چین ہو گی اور گویا مسیح خود دوبارہ دنیا میں نازل ہو گا لیکن اس بے چینی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام توحید کی خاطر بے چینی قرار دیتے ہیں جس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرت مسیح کہیں اس وقت دنیا میں بیٹھے ہوئے واقعۃً بے چین ہو کر دوبارہ اترنے کی تمنا کر رہے ہیں۔ یہ ایک تشخص ہے۔ مسیحیت ایک ایسا روحانی وجود ہے جو پہلی دفعہ حضرت مسیح کی ذات میں متمثل ہوا ہے اس سے پہلے کی تمام دنیا کے انبیاء مسیحیت کے نام سے ناواقف تھے اور مسیحیت نے ان کے وجود میں تشخص اختیار نہیں کیا تھا۔ یہ وہ مسئلہ ہے جسے آپ کو سمجھنا ضروری ہے کیونکہ جہاں اس کے ساتھ آپ میں ایک طاقت پیدا ہو گی کہ جھوٹے حملوں کا دفاع کر سکیں وہاں اس کی روح سمجھتے ہوئے اس سے استفادہ کرنے کی آپ کو توفیق عطا ہو گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک مسیحیت جو سچی مسیحیت ہے اس میں اور مسیحی دنیا میں ایک بڑا اور نمایاں فرق ہے۔ سچی مسیحیت جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ صرف اپنے وقت کے لئے نہیں بلکہ یہ ایک ایسی روح ہے جس کا توحید کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور یہ بار بار اترنے والی روح ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی جب مسیح نے پیشگوئی کی اور گویا آنحضرتؐ کے آنے کو اپنا آنا قرار دیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں یہی مسیحیت تھی جو دوبارہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کی صورت میں دنیا میں ظاہر ہوئی ہے اور آنحضرت ﷺ کو جو مردوں کو زندہ کرنے کی توفیق ملی ہے اس کا ایک تعلق تو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ایک خاص شان نصیب ہوئی لیکن اس کا تعلق انبیاء سے بھی ہے اور پہلا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہے جو توحید کے ایسے علمبردار تھے کہ نبیوں میں آپ نے جو مردوں کو زندہ کرنے کے لئے دعائیں مانگیں اور آپ کو جو نشان دکھائے گئے ان میں دراصل آنحضرت ﷺ کے ظاہر ہونے کی پیشگوئیاں تھیں اور مسیح کو جو عبودیت کے ساتھ اور خدا کی توحید کے ساتھ نسبت تھی آپ نے بھی جب بے قراری سے دعائیں کیں اور یہ چاہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس للّٰہی محبت کو عام کر دے اور ہمیشہ کے لئے قائم کر دے تو وہ بے قرار دعائیں مسیح کی ایسی تھیں جو حضرت رسول اللہ ﷺ کی صورت میں اس طرح پوری ہوئیں کہ گویا آپ کا آنا ایک رنگ میں مسیح کا آنا تھا۔ پس جہاں لفظ محمد کو

حضرت موسیٰ سے ایک نسبت ہے وہاں لفظ میسحیت کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام احمد سے نسبت ہے اور اسی رستے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ احمد ہے جو آج دنیا پر طلوع ہو چکے ہیں ۔آنحضرت ﷺ اگر مسیح کا جلوہ نہ دکھاتے، میسحیت کا جلوہ آپ کی ذات میں مشتمل نہ ہوتا تو نا ممکن تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت ﷺ کی نمائندگی میں احمدیت کا جلوہ دکھاسکتے۔

پس میسحیت سے ہمیں ایک نسبت ہے، گہرا تعلق ہے اور میسحیت ایک روح کا نام ہے یعنی Soul نہیں بلکہ روح ایک مزاج کا نام ہے جو ہمیشہ توحید سے تعلق رکھتی رہے گی اور ہمیشہ جب بھی توحید کو خطرہ ہوگا رونما ہوگی۔ یہ وہ مسیح کی حقیقت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سمجھی اور بیان فرمائی۔ پس وہ سارے لوگ جو اس تحریر کا حوالہ دے کر جو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے، پڑھی ہے غلط ترجمہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور آپ کی ذات پر تمسخر اڑاتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو سب سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو میسحیت کا جلوہ قرار دیا اور خود قرآن کریم نے یہی بیان فرمایا کہ حضرت رسول اللہ کا آنا گویا مسیح کا آنا تھا۔ تو یہ مسلمان کہلانے والے علماء جو تضحیک اور تمسخر کے عادی ہو چکے ہیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں سے وہ غلط معانی لے کر اچھلتے ہیں اور گز بھر اچھلتے ہیں اور اس سے زیادہ اچھلنے کی ان کو توفیق بھی نہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احمدیت پر غلط اور جھوٹے حملے کرتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس میسحیت کے دشمن ہیں جو مسیح کی نہیں تھی بلکہ اکثر لفظ یسوع کے نام کے ساتھ یاد کی جاتی ہے۔ اس میسحیت کے دشمن ہیں جو خود مسیح کی دشمن ہے جس نے مسیح کے وجود کو ایک ایسی شکل میں دنیا کے سامنے ابھارا کہ قیامت کے دن قرآن کریم کے نزدیک خود مسیح کو اس میسحیت کا انکار کرنا پڑے گا اور اس شخصیت کا انکار کرنا پڑے گا جو آپ کی طرف منسوب کی گئی تھی۔ پس یہ وہ بنیادی طرز کلام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اختیار فرمائی۔ کہیں آپ کو بہت بڑے اور سخت لفظ دکھائی دینگے جو یسوع کے متعلق بولے گئے ہیں اور کہیں ایک عشق کا دریا رواں ہو جاتا ہے اور اتنا تقدس ہے میسحیت کا کہ گویا میسحیت خود آنحضرت کی ذات میں جلوہ گر ہو چکی ہے اور اس پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئندہ زمانوں کے لئے نجات دہندہ قرار دیتے ہیں۔ پس جو بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے طرز کلام کو نہیں سمجھے گا وہ اس تفریق کو پہچان نہیں سکتا اور اسی وجہ سے بہت سے شوخوں نے ٹھوکر کھائی اور شوخیوں میں بہت آگے بڑھ گئے۔ پس میں آپ کے سامنے یہ تحریر پڑھ چکا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اس مضمون کو خاص طور پر سمجھیں گے۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "تو آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہونگے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی سے منقطع کئے جائیں گے اس میں کچھ ایسے جھوٹے خدا بھی ہیں جو خدا بنتے ہیں اور خدا ہوتے نہیں اور کچھ ایسے سچے انسان بھی ہیں جن کی طرف جھوٹی خدائی منسوب کر دی گئی ہے۔ پس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک ایسا دور آنے والا ہے کہ یہ سچے لوگ اپنی جھوٹی خدائیوں سے منقطع کئے جائیں گے یعنی مسیح کو ایک ایسا مقام اور مرتبہ حاصل ہوگا کہ وہ اپنے اوپر عائد کردہ تمام الزامات سے بری کیا جائے گا۔ اور دنیا کے سامنے خدا کے مؤحد سچے عاشق رسول کے طور پر پیش ہوگا جس کے فیض کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے۔ یہ جو قیامت تک ممتد ہونے کا مضمون ہے اس کا تعلق میسحیت کے ساتھ بہت گہرا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں میں کثرت سے یہ مضمون ملتا ہے لیکن اس وقت میں اس مضمون کو نہیں چھیڑوں گا کیونکہ جمعہ کے دوران چند مختصر الہامات آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جن کا انشاء اللہ تعالیٰ تمام جماعت احمدیہ کے قریب کے مستقبل سے اور بعید کے مستقبل سے تعلق ہے اور وہ خدا کے فضل سے اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتا دیکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۷ر فروری کے اشتہار میں لکھ رہے ہیں، "ایک عرصہ ہوا کہ مجھے الہام ہوا تھا: "وسع مکانك، یاتون من کل فج عمیق" یعنی اپنے مکان کو وسیع کر کہ لوگ دور دور کی زمین سے تیرے پاس آئیں گے"۔ پھر یہی الہام ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی پھر زیادہ قوت کے ساتھ پوری ہوگی۔ "واللہ یفعل ما یشآء لا مانع لما اراد" (اشتہار مورخہ ۱۷ر فروری ۱۸۹۷ء)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وسع مکانك اور یاتون من کل فج عمیق کے متعلق جو الہام جماعت کو سنایا، ۱۸۹۷ء کا وہ سال ہے جو ۱۹۹۷ء میں دہرایا جا رہا ہے اور آج وسع مکانك کا ایک عجیب نظارہ ہم دیکھ رہے ہیں اور یاتون من کل فج عمیق کا ایک ایسا مضمون ظاہر ہو رہا ہے جو اس سے پہلے عموماً لوگوں کی توجہ کا مرکز نہ بنا۔ فج عمیق سے عام طور پر خشک راستے لئے جاتے ہیں جو کثرت کے ساتھ چلنے کے نتیجے میں گہرے ہو جاتے ہیں لیکن جیسا کہ اس سے پہلے میں نے ایک مضمون میں یہ دکھایا تھا اور عرب لغت کے حوالے سے بتلایا تھا کہ فج عمیق سمندری رستوں کو بھی کہتے ہیں جو بہت گہرے ہوتے ہیں۔ اور عمیق کا لفظ چند کھڈوں پر اتنا اطلاق نہیں پاتا جتنا سمندری رستوں پر اطلاق پاتا ہے۔ تو مراد یہ تھی کہ کثرت کے ساتھ لوگ سمندری سفر کر کے آپ کے پاس پہنچیں گے۔ اس زمانے میں فج عمیق کا یہ ترجمہ بالکل درست تھا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں کثرت کے ساتھ سمندری سفر کرنے والے آئے ۔ کوئی امریکہ سے آیا، کوئی آسٹریلیا سے آیا۔ کوئی دوسرے ممالک سے آئے مگر فج عمیق کا لفظ خشک رستوں پر اطلاق پاتا رہا اور قادیان کا رستہ گہرے گڑھوں میں تبدیل ہو گیا۔ کیونکہ کثرت سے لوگ ان پر آتے رہے۔ فج عمیق سمندروں کے رستوں کی بھی نشان دہی کرتا رہا کہ بہت گہرے سمندروں سے گزر کر لوگ آپ کے پاس پہنچتے رہے مگر ۱۹۹۷ء میں اس فج عمیق کا ایک اور معنی بھی ظاہر ہوا ہے اور وہ ہوائی راستے ہیں۔ یعنی ان کے نیچے اتنی گہری زمین ہوتی ہے، اتنی دور ہوتی ہے کہ سمندر کی سطح پر چلنے والے جہازوں کے نیچے سمندر کی تہہ اتنی دور نہیں ہوتی جتنی آسمان پر چلنے والے جہازوں کے نیچے زمین کی سطح ہوتی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ان ہی چند لفظوں میں مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتا رہا، مختلف صورتیں دکھاتا رہا۔ کبھی محض خشک رستوں پر اطلاق پایا، کبھی سمندری جہازوں پر اس کا اطلاق ہوا اور کبھی آج جیسا کہ آج ہو رہا ہے دور دور سے ہوائی جہازوں پر لوگ کثرت کے ساتھ یہاں پہنچ رہے ہیں اور تمام دنیا سے فج عمیق کا یہ نیا مضمون ظاہر ہو رہا ہے اور ساتھ فرمایا 'وسع مکانك' کہ اپنے مکان کو وسیع کر۔ جماعت احمدیہ خدا کے فضل کے ساتھ اپنے مکان کو اس طرح وسعت دے رہی ہے کہ جہاں تک زمین کا تعلق ہے کثرت کے ساتھ پھیل رہی ہے اور یہ مضمون وسع مکانك میں انشاء اللہ کل کی تقریر میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ **لیکن وسع مکانك میں ایک خدا کا مکان ہے جس کو وسعت دینا ہمارا کام ہے اور دراصل خدا کا مکان جو اس دنیا میں ہمارے دلوں میں بنتا ہے جب وہ ظاہری صورت میں مساجد بن کر دکھائی دینے لگتا ہے تو ہمارے دل کا تعلق مساجد کے ساتھ دراصل وسع مکانك کی ایک اور تفسیر ہے اور یہی وہ سال ہے جس میں خصوصیت کے ساتھ میں نے جماعتوں کو کثرت کے ساتھ نئی مساجد بنانے کی تحریک کی ہے** اور یہ امر واقع ہے کہ جیسا کہ میں نے بیان کیا چند دن پہلے تک میرے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اس طرح نہیں تھے کہ جو ستانوے (۱۸۹۷ء) کو ستانوے (۱۹۹۷ء) سے ملانے والے ہوں اس لئے ان کی طرف توجہ نہ دی۔ جب میں نے توجہ دی تو حیران ہوا کہ مساجد کی توسیع کے متعلق جو جماعت کے منصوبے ہیں وہ بعینہٖ اسی سال میں بنے اور اسی سال میں نشو و نما پائے اور انشاء اللہ ان پر عمل درآمد بھی آپ اس سال کے اکثر حصے میں دیکھیں گے۔ "واللہ یفعل ما یشآء لا مانع لما اراد" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو دوسری دفعہ پھر الہام ہوا ہے بعید نہیں کہ آئندہ آنے والے ۹۷ کی طرف اس کا اشارہ ہو۔ فرمایا یہ دوبارہ الہام ہوا ہے۔ اس کا مطلب میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سال جو ۱۹۹۷ء ہے اور ۹۷ کی تکرار ہے اس سال کی طرف اشارہ تھا چنانچہ فرمایا "یفعل ما یشاء لا مانع لما اراد" کہ کچھ ہو کر رہنے والا ہے اور وہ ضرور ہو کر رہے گا۔ ناممکن ہے کہ خدا کی بات کو کوئی تبدیل کر سکے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "مجھے میرے خدا نے مخاطب کر کے فرمایا ہے 'الارض والسمآء معك کما ھو معی. قل لی الارض والسماء. قل لی سلام . فی مقعد صدق عند ملیك مقتدر. ان اللہ مع الذین اتقوا و الذین ھم محسنون. یاتی نصر اللہ. انا سننذر العالم کلہ. انا سننزل . انا اللہ لا الہ الا انا' یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700087 ☎ 2457133

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ 649-04524 ☎

ایسے ترجمے کے ساتھ پیش کیا ہے جو خود اپنی ذات میں ایک تشریح اور تفسیر کے معنے رکھتا ہے۔ فرماتے ہیں یعنی آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آسمانی طاقتیں اور خدائی نوشتے تیری تائید کریں گے۔ اس زمین پر تو اپنی کوشش کر لیکن آسمان سے ایسی ہوائیں چلائی جائیں گی جو تیری مددگار ثابت ہونگی۔ اس زمانے میں آسمان کس طرح ساتھ تھا یہ فرشتوں کا نزول ہو رہا تھا۔ قادیان میں طرح طرح کے آسمانی نشان دکھائے جارہے تھے خود اس سال میں یعنی ۱۸۹۷ء یعنی ۹۷ کے لحاظ سے جو دہرایا جارہا ہے عظیم الشان نشانات اس سال دکھائے گئے تھے ان کا ذکر بعد میں کروں گا لیکن یہاں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہی الہام ایک نیا رنگ اختیار کر جاتا ہے جب اس کو ۱۹۹۷ء میں پڑھتے ہیں۔ آسمان کا ساتھ ہونا ایم ٹی اے کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے اور یہ امر واقعہ ہے کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ کل عالم میں آسمان نے جو گواہیاں دی ہیں وہ حیرت انگیز ہیں۔ اس کثرت کے ساتھ وحدت نصیب ہوئی ہے کہ جب ہم اس الہام کو ۱۸۹۷ء کی بجائے ۱۹۹۷ء میں پڑھتے ہیں تو پھر اس کے معنے ہیں آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں یعنی خدا تعالیٰ کی وہ آسمانی طاقتیں جو ابھی ظہور میں نہیں آئیں وہ بھی تیرے ساتھ ہونگی جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ یعنی آنحضرت ﷺ نے جس خدا کو پیش وہ جیسا کہ آسمان پر تھا ویسا ہی زمین پر ظاہر ہوا۔ مراد یہ نہیں ہے کہ نعوذ باللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باقی انبیاء سے کوئی فوقیت عطا ہوئی ہے۔ ہر نبی کے ساتھ آسمان کا خدا اتر تا رہا ہے اور اس کے زمین پر اترنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ زمینی طاقتیں آسمانی طاقتوں کے سائے تلے اس کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔

پس اس پہلو سے ہم جب اس سال اس الہام کو پڑھتے ہیں تو آسمان ہمارے ساتھ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آسمان کی متحرک طاقتیں، وہ ریڈیائی وجود جس کا پہلے علم نہیں تھا اب کلیۃً جماعت احمدیہ کی تائید میں ظاہر ہو چکا ہے اور رونما ہو رہا ہے اور اس کے نتیجے میں انشاء اللہ تعالیٰ دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا ہوگا اور پہلے سے بڑھ کر ہوگا۔ فرماتے ہیں "میرے لئے سلامتی ہے اور وہ سلامتی جو خدائے قادر کے حضور میں سچائی کی نشست گاہ میں ہے"۔ اب یہاں یاد رکھئے "قل لی سلام فی مقعد صدق عند ملیك مقتدر" سلام کا لفظ خصوصیت سے مجھے گزشتہ چند سالوں میں الہام کے طور پر عطا کیا گیا۔ السلام علیکم کے الفاظ بار بار دہرائے گئے۔ اور تجھ پر سلامتی یعنی ساری جماعت پر سلامتی جو میرے ساتھ ہے اس کے الفاظ خدا تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ مجھے عطا کئے۔ اسی سال وہ نشان بھی دیکھا گیا کہ ایک سلام کی بجائے میں نے دو سلام کہے تھے اور بیچ کا عرصہ کلیۃً غائب ہو گیا اور جب مجھے یاد کرایا گیا کہ میں سلام پھیر چکا تھا تو مجھے بالکل یاد نہیں رہا۔ تمام تر ذہن سے اور دل سے درمیانی عرصے کے نقوش مٹ چکے تھے اور یہ بھول کے نتیجے میں نہیں ہوا کرتا۔ جب ایک شخص بھول کر کوئی حرکت کرے اور سبحان اللہ کے ذریعے یا بعد میں اسے بتایا جائے تو یقین اسے بتایا جائے تو یقیناً وہ غلطی کو محسوس کرتا ہے اور جانتا ہے کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے لیکن یہ کہ بیچ کا عرصہ اس طرح مٹ جائے جیسے انسان کا اس وقت وجود ہی نہیں تھا اور بتانے اور یاد کرانے کے باوجود یاد نہ آئے کہ میں نے پہلے بھی سلام پھیرا تھا، یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میں سمجھتا ہوں کہ نشان کے طور پر ظاہر ہوا تھا۔ اور اسی سال کے انعامات میں جب میں نے قل لی سلام کے لفظ کو پڑھا تو میں سمجھتا ہوں کہ اسی ۹۷ کے سال کی برکت تھی جو یہ سلام دوبارہ میں نے کہا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سلام ہے جو خدا کی طرف سے آپ کو پہنچا جسے اس سال دہرایا جارہا ہے۔ اس لئے نہ میری کوئی حیثیت ہے نہ ہم سب کی انفرادی طور پر کوئی حیثیت ہے بلکہ یہ سلامتی وہی ہے جو مسیح موعودؑ پر اترتی رہی اور آج پھر ہم پر دوبارہ اتر رہی ہے لیکن اس بات کو نہ بھولیں :ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون، اللہ ہمارے ساتھ ہے یہ کہنا تو آسان ہے اور جب یہ کہہ کر اس مضمون میں آگے قدم بڑھاتے ہیں تو پھر اس کی مشکلات بھی دکھائی دینے لگتی ہیں لیکن وہ مشکلات بھی خود اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حل کرتا چلا جاتا ہے۔ فرمایا 'ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون' کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے جو احسان کرنے والے ہیں، جو اپنے تقویٰ میں نئے حسن کے رنگ بھرتے چلے جاتے ہیں، جن کا تقویٰ ایک مقام پر ٹھہرا نہیں کرتا بلکہ ہمیشہ خوبصورت اور خوبصورت ہوتا چلا جاتا ہے۔

پس اس الہام پر میں سمجھتا ہوں سب سے پہلی قابل توجہ بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کا یہ مخاطب کرنا کہ آسمان اور زمین اس طرح تیرے ساتھ ہیں جس طرح میرے ساتھ اور پھر فرمانا 'الذين اتقوا والذين هم محسنون' اللہ ان کے ساتھ ہوا کرتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اپنے تقویٰ میں نئے حسن بھرتے چلے جاتے ہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقویٰ پر قائم بھی تھے اور آپ کا تقویٰ خوبصورت سے مزید خوبصورت ہوتا چلا جارہا تھا اور اس میں حسن کے نئے رنگ بھرے جارہے تھے۔ اگر یہ بات ہو تو 'یاتی نصر الله' اللہ کی نصرت ضرور آیا کرتی ہے۔ میں جماعت کو گزشتہ نصف سال سے بڑھ کر یہ سمجھا تا چلا آرہا ہوں کہ خدا یقیناً ہمارے ساتھ ہے، ہمارے ساتھ رہے گا، اس کی نصرت ہمیں ضرور عطا ہوگی۔ اور اس کی نصرت کے حصول کے لئے لازم ہے ہم اپنے اندر کچھ پاک تبدیلی کر کے دکھائیں اور **وہ تقویٰ ہی ہے اور حسن تقویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نصرت کو کھینچا کرتا ہے۔ اور نصرت ضرور آئے گی مگر ہمیں اپنے اندر لازماً پاک تبدیلیاں کرنی ہونگی۔ ایسی پاک تبدیلیاں جو خدا تعالیٰ کی توجه کا مرکز بنیں اور الله تعالیٰ حسن کی نگاہ سے اور سنجیدگی کی نگاہ سے آپ کی پاك تبدیلیوں کو دیکھ رہا ہو۔** اگر یہ ہو تو ناممکن ہے کہ جماعت کی فتح کی تقدیر کو دنیا کی کوئی طاقت بدل سکے یہ ناممکن ہے۔ اور جو میں دیکھ رہا ہوں اس سے مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں تقویٰ اور حسن تقویٰ کا معیار پہلے سے بڑھتا چلا جارہا ہے۔ کثرت کے ساتھ ایسے لوگ موجود ہیں جو یہاں بھی موجود ہونگے جو پیدائشی احمدی تھے مگر ان کی توجہ تقویٰ کی طرف اور حسن تقویٰ کی طرف یعنی تقویٰ کو مزید حسین بنانے کی طرف اس طرح نہیں تھی جس طرح کہ گزشتہ چند مہینوں میں یا ایک دو سالوں میں ہوئی ہے۔ واقعۃً کثرت سے مجھے ایسے خطوط ملتے ہیں جہاں احمدی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہم پیدائشی احمدی تھے، ہم سمجھتے تھے کہ ہم احمدی ہیں مگر آپ کے خطبات نے ہمیں ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ایک نئے وجود کا احساس ہوا ہے جو ہمارے اندر موجود ہے مگر وہ وجود نہیں ہے جو ہم سمجھا کرتے تھے۔ ہمیں اس وجود کے نقوش کو مٹانا پڑا ہے، نئے تقویٰ کے نقوش اس کی جگہ لگانے پڑے ہیں یہاں تک کہ خدا کے فضل کے ساتھ اب ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اب صحیح رستے پر گامزن ہو چکے ہیں۔ یہ صحیح رستے پر گامزن ہونا نصرت چاہتا ہے اور **جو کثرت سے اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم پر نصرت نازل ہوئی ہے اور آئندہ نازل ہوگی یہ اس بات کی یقینی شہادت ہے کہ یہ لوگ سچے ہیں۔** اگر یہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں نہ کرتے تو ناممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی غیر معمولی آسمانی نصرتیں ہم پر نازل ہوتیں جن کا ذکر انشاء اللہ جلسے کی باقی تقاریر میں ہوگا۔ فرماتے ہیں: "خدا کی مدد آتی ہے۔ ہم تمام دنیا کو متنبہ کریں گے"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب متنبہ کریں گے تو آپ کے عاجز غلام ہم سب متنبہ کریں گے۔ پھر اللہ فرماتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں جو آپ اپنے رنگ میں تشریحی ترجمے کے طور پر پیش فرمارہے ہیں "خدا کی مدد آتی ہے۔ ہم تمام دنیا کو متنبہ کریں گے"۔ یہاں

A.S. BINNING
Import - Export, Textil - Großhandel
Inh.: Avtar Singh Binning
Lager
Frankenstraße 10 - 20097 Hamburg
(S-Bahn Hammerbrook)
Telefon 040 / 236 95 79 + 23 38 39
Fax 040 / 236 95 80 Tel. privat 040 / 299 53 34

C.K ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOOD FURNITURE
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)

GURANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
NTR
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

ہم سے مراد دراصل اللہ تعالیٰ ہے کہ دنیا کو انذار کے ذریعے ہلایا جائے گا۔ ہم آسمان سے زمین پر اتریں گے۔ یہاں لفظ ہم استعمال ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ یاد رکھیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے متعلق لفظ ہم فرماتا ہے تو ہرگز اس میں کثرت کے معنے نہیں ہوتے۔ دو معانی ہیں جو لفظ ہم میں پائے جاتے ہیں ایک وہ معنی جو بادشاہ اپنی رعایا سے کلام کرتے ہیں تو ان کی شان اور شوکت کا اظہار لفظ ہم سے ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ اگر ایک مرد بادشاہ ہے اور وہ کہتا ہے ہم یہ کریں گے تو لوگوں کو یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ میں اکیلا مراد نہیں ہوں۔ یہ ساری طاقتیں جو میرے قدموں تلے ہیں جب میں ارادہ ظاہر کروں گا تو یہ ساری طاقتیں متحرک ہو جائیں گی۔ پس میری ہم کی حیثیت کے مقابل پر کسی کو سر اٹھانے کی مجال نہیں ہے کیونکہ تمام سلطنت حرکت میں آجاتی ہے جب بادشاہ کا ارادہ حرکت میں آتا ہے۔ تو یہاں ہم سے مراد معبودان کی کثرت نہیں ہے۔ یہاں خدا تعالیٰ کی خدائی کی کثرت مراد ہے۔ ساری کائنات آسمان اور آسمان کے اندر جو طاقتیں موجود ہیں، زمین اور زمین کے اندر جو طاقتیں موجود ہیں، جب بھی خدا تعالیٰ کا ارادہ حرکت میں آئے تو یہ ساری طاقتیں حرکت میں آجاتی ہیں۔ اس پہلو سے اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو اِنَاَ کہنے لگ جاتا ہے۔ ہم ہیں جو یہ فیصلہ کر چکے ہیں۔ ہمارا فیصلہ ہو کر رہنے والا ہے۔ کوئی دنیا کی تقدیر اسے بدل نہیں سکتی۔ اس کے معاً بعد فرمایا: 'انا اللہ لا الہ الا انا' اسی الہام کے آخر پر اِنَاَ کی تشریح فرمادی جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ ہوں میں ہی، ایک ہی ہوں۔ میرے ایک کے ساتھ ہی یہ ساری کائنات کی جلوہ گری ہے۔ میں ایک ہوں تو تمہیں کثرت سے چیزیں دکھائی دیتی ہیں مگر میں پھر بھی ایک ہی ہوں۔ میری ذات میں کوئی تبدیلی اور کوئی اضافہ نہیں ہے"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ترجمہ ہے۔ "میں ہی کامل اور سچا خدا ہوں۔ میرے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ پس اگر ہم نے اپنی عبودیت کو خدا کے حضور اس طرح سجدہ ریز کر دیا کہ اس کی اِنَاَ کی طاقتیں دنیا پر جلوہ گر ہوں اور بالآخر دنیا یہ دیکھ لے کہ اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ اگر خدا ایک ہی ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں تو اس کی مدد ہم لوگوں کے لئے اسی صورت میں ظاہر ہوگی جبکہ ہماری کوششوں کا آخری نتیجہ اس کی توحید کی جلوہ گری ہو۔ **اس رنگ میں خدا کے دین کی خدمت کریں، اس رنگ میں اپنے نفوس کو مٹاتے ہوئے اپنے وجود کو کالعدم سمجھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہوں کو آگے بڑھائیں کہ تمام دنیا میں توحید کی آواز جو بالآخر گونجے اس آواز کے تلے ہر دوسری آواز بند ہو جائے۔ اس ایک توحید، ایک خدا کے نیچے تمام دنیا کالعدم ہو جائے۔** ہم بھی اور ہماری ساری کوششیں بھی ہیں ہی کالعدم، ان کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ اس اَنَاَ کی ذات کے ہمارے ساتھ ملنے کے ساتھ ایک اِنَاَ وجود میں آیا ہے۔ مگر فی الحقیقت نہ ہم کچھ ہیں نہ ہماری کوششیں کوئی چیز ہیں۔ یہ تقدیر الٰہی ہے کہ اللہ ہی کا ارادہ ہے جس نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ دنیا میں ایک دفعہ ضرور توحید کی بادشاہی ہوگی اور ہر جھوٹا خدا مٹا دیا جائے گا۔ سو اس مقصد کے لئے آپ اٹھ کھڑے ہوں اور یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ آپ کی ان کوششوں کو ضرور بار آور فرمائے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام بھی لازماً پورا ہوگا کہ " **میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے**"۔ یہ بھی ۱۸۹۷ء کا الہام ہے۔ پس اب وقت آرہا ہے کہ بادشاہ حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑوں سے جو توحید کے نور سے معطر تھے، ان کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں۔ اللہ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق بڑھنے کے ساتھ ساتھ ہم اس کے وجود میں مٹتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ ہمیں اپنا کوئی وجود اس سے الگ دکھائی نہیں دے گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ بھارت کا

آٹھواں سالانہ مرکزی اجتماع

انشاء اللہ مؤرخہ ۱۷-۱۸-۱۹ اخاء (اکتوبر) ۱۹۹۷ء حضور ایدہ اللہ بنصرہِ العزیز کی اجازت سے بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار مرکزِ احمدیت قادیان میں منعقد ہو رہا ہے۔

جملہ بھارت کی لجنات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ارشاد کے مطابق اپنا نمائندہ اس مرکزی اجتماع میں شرکت کیلئے بھجوانے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ۔

صدر لجنہ بھارت قادیان

جماعت احمدیہ جاپان کے اٹھارویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

تبلیغ سیمینار، شبینہ اجلاس، کامیاب جاپانی سیشن اور نمائش کے پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جاپان کا اٹھارواں جلسہ سالانہ مورخہ ۲ر، ۳ر اور چار مئی ۱۹۹۷ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوا۔ جلسہ کے لئے مہمانوں کی آمد صبح گیارہ بجے شروع ہوئی۔

افتتاحی اجلاس کی کارروائی نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد تلاوت قرآن کریم سے ہوئی۔ بعد ازاں مکرم حافظ محمد امجد عارف صاحب نے آنحضرت ﷺ کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ سے چند اشعار پیش کئے۔ مکرم محمد عصمت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو نظم دلکش ترنم کے ساتھ پیش کی۔ جن کا منظوم جاپانی ترجمہ مکرم محمد عبد اللہ صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے پہلے جاپانی اور پھر اردو زبان میں جلسہ سالانہ کی غرض وغایت، برکات اور ان سے استفادہ کا مضمون بیان کیا۔ اور جماعت کی مسلسل ترقیات اور جاپان کی سالانہ کارکردگی و ترقی کے چند حقائق پیش کئے۔ افتتاحی دعا کے بعد یہ اجلاس برخاست ہوا۔

شام ساڑھے سات بجے شعبہ تبلیغ کے تحت کل جاپان تبلیغ سیمینار مکرم امیر صاحب جاپان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم حافظ محمد امجد عارف صاحب صدر جماعت ناگویا ریجن، مکرم افتخار احمد صاحب صدر جماعت کوماکی، مکرم مبشر احمد صاحب اختر ریجنل صدر ٹوکیو ریجن اور مکرم محمد عصمت اللہ صاحب صدر جماعت فکواوکا نے بالترتیب اپنی جماعتوں کی تبلیغی مساعی و کارکردگی کی رپورٹس پیش کیں۔ بعدہ پاکستان سے آئے ہوئے ایک مہمان مکرم چوہدری محمد ابراہیم شاد صاحب نے اپنے قبول احمدیت کا واقعہ سنایا اور داعیان الی اللہ جاپان میں سے مکرم وسیم اختر صاحب، مکرم ظفر احمد ظفری صاحب اور مکرم منصور احمد قادیانی صاحب نے تبلیغ سے متعلق واقعات تجربات اور آراء پیش کیں۔ وسیم احمد صاحب نے بتایا کہ نہیں آج ہی اللہ کے فضل سے چار نئی بیعتیں کرانے کی توفیق ملی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔ آخر پر صدر اجلاس نے خطاب کیا۔

دوسرے روز کا پہلا اجلاس مکرم سید سجاد احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم تنویر احمد صاحب نے مہمان نوازی کے موضوع پر، مکرم مبشر احمد صاحب نے ڈاکٹر عبد السلام صاحب مرحوم، مکرم حافظ محمد امجد عارف صاحب نے غزوات میں آنحضرت ﷺ کا حسن سلوک اور مکرم سید سجاد احمد صاحب نے جمعۃ المبارک کی برکات کے موضوعات پر تقاریر کیں۔

وقفہ طعام اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد دو بجے جاپانی سیشن منعقد ہوا۔ اس اجلاس کے لئے قبل از وقت دعوت نامے ستر غیر مسلم جاپانی احباب کو بھجوائے گئے تھے جن میں سے ۱۴ مہمان اس پروگرام میں تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے جاپانی ترجمے کے بعد مکرم امیر صاحب نے جاپانی مہمان خصوصی ڈاکٹر سونوداجن صاحب کا تعارف کروایا جو کہ ایک مشہور ڈینٹسٹ ہیں۔ اور قریباً دو سال سے جماعت سے متعارف ہیں۔ ڈاکٹر سونوداجن صاحب نے جماعت احمدیہ کے پروگرام میں شرکت پر اظہار مسرت کے بعد ظاہری و باطنی دنیا کے عنوان پر تقریر کی اور فرمایا کہ ہر ظاہری دنیا کے پس منظر میں ایک باطنی دنیا موجود ہوتی ہے جو بظاہر نظر نہیں آتی۔ مثلاً کھانے کی میز پر سجے ہوئے مزیدار کھانے کے پیچھے پکانے والے باورچی کی محنت بظاہر کھانے والوں کو نظر نہیں آتی۔ سونوداجن صاحب نے اسلام میں باطنی دنیا کی پہچان اور اس کے لئے شکر کی اقدار کو سراہا۔

اس کے بعد ایک جاپانی پولیس افسر مکرم کوجی کانیکو صاحب، جو لمبے عرصہ سے جماعت سے متعارف ہیں نے اپنے تاثرات بیان کئے اور بتایا کہ ان کا کام جاپان میں مقیم غیر ملکیوں کے جرائم سے متعلق ہے اور انکو ہر روز ایسے مجرموں سے واسطہ پڑتا ہے لیکن آج تک کبھی کوئی احمدی فرد مجرم بن کر ان کے سامنے نہیں آیا۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے اعلیٰ اخلاق کو سراہا۔ ان کے بعد مکرم عصمت اللہ صاحب نے وجود باری تعالیٰ پر جاپانی زبان میں ایک نظم خوش الحانی سے پیش کی۔ آخر پر صدر اجلاس مکرم ضیاء اللہ صاحب مبشر نے مہمان خصوصی اور دیگر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور جاپانی زبان میں ہی ہستی باری تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ اور اسلام کی چند خصوصیات کا مفصل تعارف کروایا۔ اس کے بعد سامعین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ تینوں مقررین سے سامعین نے سوالات کئے۔

اجلاس کے بعد مہمانوں کو جلسہ گاہ کے سامنے ہال میں آویزاں کی گئی نمائش دکھائی گئی جہاں مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم، کتب اور تصاویر و چارٹس کے علاوہ بذریعہ سلائیڈز بھی جماعت احمدیہ عالمگیر کی مساعی، مشن ہاؤسز اور مساجد کا تعارف کروایا گیا۔

جلسہ کے دوسرے روز نماز مغرب و عشاء کے بعد نو بجے رات تک شبینہ اجلاس منعقد ہوا جس میں اردو، انگریزی، پنجابی اور بنگالی زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔

تیسرے روز کا پہلا اجلاس صبح ساڑھے نو بجے تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم سید طاہر احمد صاحب نے بعنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت الی اللہ، مکرم مبشر احمد صاحب اختر نے بعنوان احمدی خواتین کی قربانیاں، مکرم ڈاکٹر زاہد الرحمان صاحب نے بعنوان احمدی مسلم کی ذمہ داریاں، مکرم ناصر احمد صاحب بھٹی نے بعنوان لیکھرام کی ہلاکت کی پیش گوئی اور مکرم مرزا ظفر احمد صاحب نے بعنوان صلح حدیبیہ تقاریر کیں۔

دو بجے جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم ضیاء اللہ صاحب مبشر امیر و مبلغ انچارج جاپان نے اختتامی خطاب کیا۔ آپ نے جاپانی زبان میں اور پھر اردو زبان میں جلسہ کے کامیاب انعقاد کا ذکر کرنے کے بعد مباہلہ کا مضمون بیان کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت مباہلہ اور مخالف اشرار کی ہلاکت اور جماعت کی ترقی کے واقعات بیان کئے۔ آپ کی تقریر کے بعد ایک نو احمدی یوگنڈن دوست مسٹر موسیٰ نے اپنے تاثرات اور نیک خواہشات کا مختصراً اظہار کیا۔ آخر پر مکرم حافظ محمد امجد عارف صاحب نے اسیران راہ مولیٰ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا منظوم کلام پیش کیا اور مکرم امیر صاحب نے اختتامی دعا کرائی جس پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کی کل حاضری ۱۲۲ تھی جس میں ۲۲ غیر مسلم جاپانی مہمان شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بابرکت نتائج اور شیریں ثمرات عطا فرمائے۔

(رپورٹ: ناصر ندیم بٹ، جاپان)

"مسلم راہنما ہمیشہ اپنی قوم کیلئے باعث شرمندگی ومشکلات رہے ہیں

روزنامہ ہندو مدراس میں امتیاز احمد کا حقیقت افروز مضمون......

...... تلخیص وترجمہ ڈاکٹر طارق احمد میڈیکل آفیسر احمدیہ ہسپتال قادیان......

مسلمان رہنما چاہے وہ غیر مذہبی ہوں یا مذہبی. ہمیشہ اپنی قوم کیلئے باعث شرمندگی و مشکلات بنتے رہے ہیں کجا یہ کہ وہ اپنی قوم کو حضرت نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کی مدینہ کی طرز پر اکٹھے اور امن میں رکھنے کا ڈھانچہ بنانے کی طرف قیادت کریں وہ ہر وقت فرقہ پرستی کی آگ بھڑکانے اور اپنی قوم کو کھڑی چٹان کی طرف دھکیلنے کے شائق رہے ہیں۔

اگر یہ بات نہیں ہے تو وہ ان جذبات انگیز مسئلوں کو چھیڑنے سے باز آتے جو قوم کے لئے مشکل حالات پیدا کرتی ہیں۔

مسلم رہنماؤں کی اس طرح حماقت کی ایک حالیہ مثال یہ ہے کہ جبکہ ابھی قوم نے شاہ بانو اور ایودھیا کے معاملے میں فرقہ وارانہ حرکتوں کے انجام سے بمشکل چھٹکارہ کی تھوڑی سی مہلت پائی تھی انہوں نے جماعت احمدیہ کے پیروکاروں کو غیر مسلم قرار دینے کی مانگ کی ہے۔

بے شک صحیح العقیدہ سنی مسلمان اور احمدیوں کے درمیان دینی اختلافات بہت پرانے ہیں جو سب سے پہلے انیسویں صدی میں ظہور پذیر ہوئے جب بانی جماعت احمدیہ بنیادی اسلامی ارکان کے خلاف رسول کریم صلعم کی نبوت کی خاتمیت کو معرض بحث میں لائے۔

پھر بھی باوجود اس اہم دینیاتی اختلاف کے احمدی دوسرے اسلامی عقائد و رسومات پر عمل پیرا ہونے کے ناطے اپنے آپ کو ہمیشہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے رہے اور صحیح العقیدہ سنی مسلمان اس دعوے کو ناچاہتے ہوئے بھی صحیح تسلیم کرتے رہے۔ دیوبند کی حمایت یافتہ جمیعۃ العلماء ہند جو ایک سیاسی مذہبی ادارہ ۱۸۵۷ کی بغاوت کے نتیجہ میں قائم ہوا تھا تاکہ نو آبادیاتی حکومت کے خلاف جدوجہد جاری رکھے اس اس کے صدر مولانا اسعد مدنی نے کم از کم اس ملک میں جو ایک طے شدہ معاملہ تھا اسے اکھیڑ ناپسند کیا ہے

ابھی دوسرے دن کسی فوری اشتعال کے بغیر مولانا مدنی نے دہلی میں ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ وہ اور دوسرے مسلمان اکابر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کیلئے مرکزی حکومت کو اپیل کرنا چاہتے ہیں۔

انہوں نے ملک بھر میں مہم اور احتجاج چلا کر حکومت سے اپنی مانگ قبول کروانے کیلئے دباؤ ڈالنے کی دھمکی بھی دی۔ ایودھیا میں بابری مسجد کی شہادت کے ساتھ ہندو قدامت پسند عناصر کی چلائی ہوئی قتل وغارت کے جواب میں جبکہ اس ملک کی مسلم سیاست کچھ پختگی اور نفاست کی عکس ظاہر کر رہی تھی اس وقت اس قسم کی جنگجویانہ مذہبی تعصب اور غیر رواداری کا اظہار اپنے آپ میں ایک مکمل پاگل پن سا فعل معلوم ہوتا ہے۔

اس بظاہر فوت شدہ مسئلہ کو اس وقت چھیڑنے میں بشمول جو دلیل ان کے جواز میں پیش کیا جا رہا ہے سب سے زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ ہندوستان کی ریاست کی امتیازی خصوصیت و فطرت اور اس کے دستور اساسی نے جس کی سارے مسلمان اور ان کے رہبروں سمیت تمام ہندوستانی اطاعت پر مجبور ہیں جو حد ریاست پر قائم کیا ہے اس کے علم سے ان کی کلی محرومیت افشاء کرتا ہے۔

برخلاف ریاست پاکستان جو دینی نوعیت کا ہے اور ساتھ ہی حقوق کے استفادہ کے تعلق سے مسلمان اور دوسرے مذاہب کے متبع میں بالکل واضح امتیاز کرتا ہے ہندوستان مسلمہ طور پر غیر مذہبی ہے۔

> احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی مانگ ریاست ہندوستان کی امتیازی خصوصیت و فطرت اور اس کی دستور اساسی اور اس کے علم سے کلی محرومیت کو افشاء کرتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ریاست یہ تسلیم کرتی ہے کہ اس کے شہری جیسے ہندو مسلم عیسائی پارسی وغیرہ اپنی الگ الگ پہچان دلائیں اور اس بنا پر مختلف عالمی خیالات اور اچھی زندگی کے تصور کے علمبردار بنیں اگرچہ اس میں بعض وقت اختلاف رائے کی رعایت بھی کرنی پڑے تاہم نہ یہ ریاست اپنے کسی شہری یا جماعت کو شناخت کافیتہ دیتی ہے اور نہ اس کا فیصلہ یا تعین کرنے کا حق اپنے آپ کو دیتی ہے نہ ان کے شناختی نشان پر ان کے حقوق کو مشروط کرتی ہے۔

ہر ایک شخص جسے ہندوستان کی ماضی کی تہذیبی روایت سے ذرا بھر بھی واقفیت ہے بشمول ان لوگوں کے جو اس سے سخت کراہت کرتے ہیں اور ملک کی یکجہتی کے راستے میں اسے رکاوٹ خیال کرتے ہیں سب تسلیم کرتے ہیں کہ ہندوستان مختلف مذہب فرقوں اور عالمی نظریات کے پیروکاروں کا وطن ہے ایسے مختلف النوع ملک میں حکومت یا اس کے شہری کون سا شناختی بلا پہنیں گے اگر اس کے فیصلہ یا تعین کرنے کی ذمہ داری حکومت اپنے اوپر لے لے تو دعوؤں اور جوابی دعوؤں کا ایک چکر شروع ہو جائے گا۔

کئی ہندو درخواست پیش کریں گے کہ لنگایتوں کو (LINGAYATS) غیر ہندو قرار دیا جائے کیتھولکس (Catholics) عذر کریں گے کہ پروٹسٹنٹس (Protestants) اور سیرین (Syrian Christians) کو غیر عیسائی اعلان کیا جائے مسلمان چاہیں گے کہ شیعہ (Shias) یا کم از کم ان میں سے مصلح بہروں Reformist Bohras کو غیر مسلم قرار دیا جائے جیسا کہ مولانا مدنی احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

دانشمندی سے مکمل بے بہرہ مولانا مدنی ریاست سے بالکل ٹھیک وہی کردار ادا کروانا چاہتے ہیں اور اس سے بھی بدتر اور صدمہ خیز بات یہ ہے انہیں اس چیز کی آگاہی بھی نہیں ہے کہ خود مسلمانوں پر اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟

اگر وہ موقف جس کی وہ وکالت کر رہے ہیں قانون بن جائے تو مسلمان کہلانے اور اپنے امتیازی عالمی نظریات پر قائم رہنے کیلئے مسلمانوں کو کون سی جائز حفاظتی ذریعہ حاصل رہے گی؟ ہندوتوا (Hindutva) کی لشکر جو ہندوستان کے غیر مذہبی دعووں سے پہلے ہی متنفر ہیں بآسانی ایک تحریک پھیلا کر حکومت پر دباؤ ڈالے گا کہ وہ مسلمانوں کو ہندو قرار دے اور اس طرح ملکی قانون کے لحاظ سے یہ نعرہ کہ "فخر سے کہو کہ ہم سب ہندو ہیں" پورا ہو سکے۔

اگر یہ تسلیم کرنا بھی ہو کہ مولانا مدنی اور آگے بڑھ کر جمیعت العلماء ہند اور وسیع سنی گروہ احمدیوں کو پسند نہیں کرتے اور احمدیوں کی تبلیغی سرگرمیوں سے خطرہ محسوس کر رہے ہیں تو یہ ایک فرقہ وارانہ متنازع مسئلہ رہے گا لیکن یہ سنی مسلمانوں کو حق نہیں دیتا کہ وہ احمدیوں کو ملت سے اخراج کرنے کی کوشش کریں۔

آخر کار اپنے عقائد پر قائم رہنے کا حق جمہوریت کا نچوڑ ہے اور صرف اسلئے کہ ایک فرقہ اکثریت میں ہے اس کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اقلیتی فرقہ پر ظلم و تشدد کرے۔

اگرچہ سنی علماء احمدیوں کی سرگرمیوں سے بھڑک اٹھے ہیں جیسا کہ مولانا مدنی صاحب نے واقعی اشارہ کیا ہے تب بھی ان کیلئے صحیح راستہ یہ ہوگا کہ بجائے ملکی دستور کے قدر و قیمت میں تبدیلی لانے کی کوشش میں وہ سیاسی طالع آزمائی میں مشغول ہوں اپنی بھیڑوں کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔

ایک آخری نکتہ کہا جاتا ہے کہ مولانا مدنی نے اپنی درخواست کی تائید اس مدعا پر کی ہے کہ پاکستان پہلے ہی احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے چکا ہے۔ پاکستان کے دستور کی دہائی دے کر ہندوستان میں اس پر عمل پیرا ہونے کا مطالبہ کرنا کہاں تک مناسب ہے اس

(باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ کے ایک جید عالم عربی زبان کے ماہر اور نہایت کامیاب مبلغ محترم مولانا احمد رشید صاحب مورخہ ۱۴ اگست ۹۷ء رات کو کروناگپلی میں بعمر ۸۲ سال وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۵ اگست کو قبل جمعہ کروناگپلی احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

اپنے وطن میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد Vazhakkad دارالعلوم عربک کالج میں اور عمرآباد دارالسلام عربک کالج میں دینی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۳۷ء میں آپ کو افضل العلماء کی ڈگری حاصل ہوئی۔

خدا تعالیٰ نے آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے عربی حصہ کے مطالعہ کے نتیجہ میں قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔ تین سال تک کینانور میں بطور مبلغ خدمات دینیہ سرانجام دینے کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے قادیان تشریف لے گئے۔ وہاں آپ احمدی مسائل اور اردو زبان سے عبور حاصل کرنے کے بعد کیرلہ میں بطور مبلغ واپس تشریف لائے۔ ۱۹۶۵ء تک آپ کیرلہ میں نہایت کامیابی سے تبلیغی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ عربی زبان میں آپ کو پورا عبور حاصل تھا۔ بہت سارے مضامین اور اشعار عربی زبان میں لکھے۔ کئی اشعار بدر میں بھی شائع ہوئے۔ جماعت احمدیہ چیلاکرہ کا قیام آپ کی کوششوں کا ثمرہ تھا۔ اس کے علاوہ کیرلہ میں کئی جماعتوں کے قیام میں آپ کی کوششوں کا دخل تھا ۱۹۶۰ء میں ایک مختصر عرصہ کے لئے قادیان کے جامعہ احمدیہ میں آپ مدرس کے طور پر فرائض سرانجام دیتے رہے۔

آپ کو اپنی عمر کے آخری ایام میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی کتب کے مالایالم ترجمہ کرنے کی شدید آرزو اور تڑپ تھی۔ جس کے نتیجہ میں آپ کو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب مواہب الرحمٰن اور تحفۃ الندوہ ترجمہ کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ یہ دونوں کتابیں طبع ہو کر منظر عام پر آگئی ہیں۔ نیز مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو اور کتب اعجاز مسیح اور اعجاز احمدی کا بھی ترجمہ کیا تھا۔

آپ ایک مشہور ہومیوپیتھک بھی تھے۔ آپ اپنے پیچھے ایک بیوہ دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سوگواروں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ اور مرحوم کی اعلیٰ خدمات اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے قبول فرمائے آمین۔

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

آزادی ھند کی پچاسویں سالگرہ کے مبارک موقع پر

جماعت احمدیہ دہلی سٹیٹ کی عظیم الشان چوتھی کانفرنس کا انعقاد

☆ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کے علاوہ سابق مرکزی یونین منسٹر شری وسنت ساٹھے کی بحیثیت مہمان خصوصی شرکت ☆ عیسائیت، ھندوازم اور اسلام کے نمائندوں کی تقاریر ☆ باجماعت نمازوں کے ساتھ نماز تہجد کا التزام ☆ ملک کے طول و عرض سے کثیر تعداد میں مہمانوں کی شرکت ☆ A.N.I نیوز ایجنسی اور B.B.C. کے علاوہ ۳۵ اخباری نمائندوں کی پریس کانفرنس میں شمولیت ☆ ملک میں وسیع پیمانے پر کانفرنس کی تشہیر۔

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ دہلی سٹیٹ کی چوتھی سالانہ کانفرنس ماؤالنکر ہال نئی دہلی میں ۲۰ ستمبر کو نہایت کامیابی سے انعقاد پذیر ہوئی جس میں ملک کے طول و عرض سے کثیر تعداد میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی بھائی بھی شامل ہوئے مرکز قادیان سے خدام و انصار کی تین بسیں اور ۲ جیپیں بھی مجموعی طور پر شامل ہوئیں۔ اس کانفرنس میں شمولیت کیلئے آندھرا پردیش کے صوبائی امیر محترم بشیر الدین صاحب یوپی کے صوبائی امیر محترم نسیم احمدؐ سکندر آباد سے محترم ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب سابق امیر صوبائی۔ محترم سید جہانگیر علی صاحب سابق امیر حیدر آباد تشریف لائے۔

مرکز احمدیت قادیان سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد امیر مقامی قادیان و ناظر اعلیٰ بھارت کے علاوہ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوت و تبلیغ محترم چوہدری محمد اکبر صاحب ناظر اُمور عامہ محترم سید تنویر صاحب ناظم وقفِ جدید محترم منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر محترم برہان احمد ظفر انچارج شعبہ نشر و اشاعت بھی شریک ہوئے۔

پریس کانفرنس

محترم صاحبزادہ صاحب کے علاوہ مؤخر الذکر حضرات ۱۶ ستمبر کو دہلی پہنچے اور ۱۷ ستمبر کو پریس کانفرنس میں شمولیت اختیار کی۔ پریس کانفرنس ماؤالنکر آڈی ٹوریم کے پریس ہال میں منعقد ہوئی جس میں نیوز ایجنسی A.N.I. کے علاوہ B.B.C. کے نمائندہ نیز ۳۵ اخباری نمائندوں نے شرکت کی اگلے روز ۱۸ ستمبر کو ملک میں وسیع پیمانے پر اس پریس کانفرنس اور دہلی سٹیٹ کی سالانہ کانفرنس کی تشہیر ٹیلی ویژن اور اخبارات میں ہوئی۔ پریس کانفرنس میں خاص طور پر جمعیۃ العلماء ھند اور دیو بندی مذہب کے اس مطالبہ کو کہ گورنمنٹ ھند احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے موضوع بنایا گیا تھا۔ اسی طرح دیوبندیوں کی طرف سے آئین ھند کے خلاف شائع کردہ زہریلا لٹریچر اخباری نمائندوں کو دکھایا گیا۔ محترم انصار صاحب صدر جماعت دہلی اور محترم ایم ایس قریشی صاحب پریس سیکرٹری احمدیہ مسلم جماعت دہلی نے نہایت عمدہ رنگ میں پریس کانفرنس کے انتظامات فرمائے تھے۔

تربیتی اجلاس

۱۹ ستمبر کی شام تک کثیر تعداد میں مہمانان کرام دہلی پہنچ گئے تھے اور احمدیہ مشن دہلی ایک عجیب قسم کی رُوحانی رونق پیش کر رہا تھا ایک دوسرے سے میل ملاقات اور اخوت اسلامی کے دلکش مناظر دیکھنے کو مل رہے تھے۔

۲۰ ستمبر کو ٹھیک ساڑھے ۹ بجے صبح دہلی کانفرنس کا پہلا اجلاس احمدیہ مشن دہلی میں زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام غوری شروع ہوا۔ مکرم سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ دہلی نے تلاوت کلام پاک کی۔ محترم نسیم احمد صاحب امیر صوبائی یوپی نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے ایمان افروز حالات سنائے۔ محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب سابق امیر صوبائی آندھرا نے تربیتی تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد خدام کا نعت خوانی کا مقابلہ ہوا۔ اوّل، دوم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔

دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر اور کھانے سے فراغت کے بعد احباب ماؤالنکر ہال کی طرف روانہ ہوئے جہاں ٹھیک ساڑھے ۳ بجے احمدیہ مسلم کانفرنس دہلی کا انعقاد تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مکرم قاری نواب صاحب نے تلاوت کلام پاک کی اور مکرم انصار صاحب صدر جماعت دہلی نے ہندی ترجمہ سنایا۔ عزیز این شفیق احمد صاحب نے حمد سنائی۔ مکرم انصار صاحب صدر جماعت دہلی نے استقبالیہ ایڈریس پیش فرمایا۔ اس کانفرنس میں سابق یونین منسٹر مسٹر وسنت ساٹھے جی بحیثیت مہمان خصوصی تشریف لائے تھے۔ تقاریر کے سلسلہ میں پہلی تقریر مکرم منیر احمد خادم ایڈیٹر بدر نے "آزادیٔ ھند میں جماعت احمدیہ کا کردار" کے عنوان پر فرمائی۔ آپ نے ۱۹۰۸ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک آزادیٔ ھند کے تعلق سے جماعت احمدیہ کے حسین کردار کو پیش کیا۔ آپ کے بعد مہمان خصوصی شری وسنت ساٹھے جی نے اپنی عالمانہ تقریر کی اور جماعت احمدیہ کی اخوت و برادرانہ ماحول کے قیام کیلئے کی جانے والی کوششوں کا نہایت عمدہ رنگ میں ذکر فرمایا۔

اس تقریر کے بعد عیسائی نمائندہ ریورنڈ ولسن مارکس پاسٹر یونین چرچ نے بائبل سے مسٹر کیلاش ستیار تھی چیئر پرسن S.A.C.C.S (South Asian Coalition on Child Servi-tuete) محترم مولانا محمد عمر صاحب انچارج مبلغ کیرلہ، محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے علی الترتیب عیسائیت، ھندوازم اور اسلام کے حوالہ سے قومی ایکتا اور بھائی چارہ پر تقاریر کیں۔

محترم ایم۔ ایس قریشی صاحب پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ دہلی نے شکریہ ادا کیا اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر اجلاس نے موقع کی مناسبت سے صدارتی خطاب فرمایا اور دُعا کرائی۔

جماعت احمدیہ دہلی نے مہمانان کے قیام و طعام کا نہایت عمدہ انتظام فرمایا تھا جس کیلئے مکرم انصار صاحب صدر جماعت دہلی اور آپ کے تمام معاونین شکریہ کے مستحق ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

جلسہ یوم امہّات

مورخہ ۹۷-۶-۲۶ کو جلسہ یوم امہات زیر صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ بھارت بمقام نصرت گرلز اسکول میں ٹھیک چھ بجے منعقد کیا گیا جلسہ کا آغاز محترم ساجدہ تنویر صاحبہ کی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ سے ہوا۔ محترمہ شمیم بیگم سوز صاحبہ کی قیادت میں ممبرات نے لجنہ اماء اللہ کا عہد دوہرایا۔ اور محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ خادم نے درود شریف کی اہمیت سے متعلق تین احادیث پیش کیں۔ بعد ازاں محترمہ امۃ الباسط بشریٰ صاحبہ نے نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اور محترمہ نسیم اختر صاحبہ نے پندرہ روزہ تربیتی کلاس لجنہ اماء اللہ قادیان ۱۹۹۷ء کی رپورٹ پیش کی بعدہٗ محترمہ نادیہ صدف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرمہ بشریٰ ربانی کی نظم کے بعد تربیتی کلاس کے امتحان میں نمایاں پوزیشن لینے والی ممبرات کو محترمہ صدر جلسہ نے انعامات تقسیم کئے اور لجنہ اماء اللہ کے قیام کے مقاصد بیان فرمائے اور تربیتی کلاس کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی۔ نیز بچیوں کو قرآن کریم صحیح تلفظ سے پڑھانے، نماز باقاعدگی سے پڑھنے اور اپنے اندر اطاعت کا جذبہ پیدا کرنے کی تلقین کی۔ آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ سے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے چند اعلانات کئے ممبرات کو داعی الی اللہ بننے کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ میں ۱۲۳ ممبرات لجنہ کے علاوہ ناصرات کی اکثر بچیاں شامل تھیں۔

(نصرت بیگم بدر نائب صدر لجنہ اماء اللہ قادیان)

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR & MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر۔ 629443

انعامی مقابلہ مقالہ نویسی

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیمی سال ۹۸-۹۷ کیلئے ذیل کے ۲ عناوین مقالہ نویسی کیلئے منتخب کئے گئے ہیں۔

ا۔ ہندوستان میں اسلام کا عروج۔ ۲۔ ہمارے ملک کی آزادی کے پچاس سال

مقالہ میں اول۔ دوم۔ سوم آنے والے کیلئے علی الترتیب ۱۰۰۰/روپے اور ۷۰۰/ اور ۵۰۰/ روپے انعام مقرر کئے گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ خود اس میں شامل ہوں اور اپنے تعلیم یافتہ بچوں کو اس انعامی مقالہ میں شامل ہونے کی تاکید کریں تاکہ مقالہ لکھنے کے ساتھ ان کے علمی ذوق میں اضافہ ہو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سلطان القلم کے لقب سے نوازا ہے اور یہ ملکہ جماعت کو بھی عطا کیا گیا ہے لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ایسے تحریری انعامی مقالہ جات کے موقعہ پر ہم ارشاد ربانی رب زدنی علما کے مطابق اپنے علمی معیار کو بڑھانے کیلئے اس میں شرکت کریں۔

شرائط مقالہ۔

ا۔ مقالہ کم از کم دس ہزار (۱۰۰۰۰) الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے جو صرف اردو یا انگریزی زبان میں ہو ایک سے زائد مقالے بھجوانے پر مقالہ مقابلہ میں شامل نہیں ہوگا۔

۲۔ مقالہ صفحہ کے نصف حصہ میں خوشخط تحریر کریں۔

۳۔ مضمون میں حوالہ جات مستند اور سنہ کے ساتھ ہونے چاہئیں۔

۴۔ مقالہ نظارت ہذا میں مورخہ ۲۸ر فروری ۱۹۹۸ تک پہنچ جانا چاہئے۔ ۲۸ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالے اس انعامی مقابلے میں شامل نہیں ہوں گے۔

۵۔ مقالہ نظارت تعلیم میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

۶۔ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت تعلیم کے حق میں محفوظ ہوں گے کسی مقالہ نگار کو اس کی از خود اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔

۷۔ مقالہ جات کے بارہ میں نظارت کا فیصلہ آخری ہوگا۔

مقالہ میں حصہ لینے میں کسی عمر کی قید نہیں ہے مقالہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بنام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

وادی کشمیر کی بعض جماعتوں کا تربیتی دورہ

ماہ اگست ۹۷ء میں محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے نو سال کے طویل وقفے کے بعد دو ہفتے وادی کشمیر کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی مختصر دورہ کیا۔ جماعتوں کے مالی حسابات کی آڈٹ کے سلسلہ میں محترم سید محمد سرور صاحب ممبر صدر انجمن احمدیہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ شدید بارش اور راستوں کے مسدود ہونے کے باوجود اس مرکزی وفد نے سری نگر سے ہوتے ہوئے جماعت احمدیہ ہاری پاری گام، ناصر آباد، شورت، ریشی نگر، آسنور، کوریل، یاری پورہ، بالسو، نونہ مئی اور چک ایمر پچھ کی جماعتوں کا دورہ کیا اور تقریباً ہر جماعت میں تربیتی اجلاسات منعقد کئے۔ جماعتوں کو نماز باجماعت کے التزام، ڈش انٹینا سے پورا پورا استفادہ کرنے اور خاص طور پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ سننے، ذیلی تنظیموں کی کارکردگی کو فعال بنانے کی بالخصوص تلقین کی۔ اس کے علاوہ مکرم موصوف نے مجلس عاملہ کے اجلاسات بلا کر ممبران کو ان پروگراموں پر پوری توجہ اور محنت کے ساتھ عملدر آمد کروانے کی تاکید فرمائی اور جماعت کے زیر انتظام جاری سکولوں کی کارکردگی کا بھی جائزہ لیا۔ اس دورہ میں مرکزی وفد کے ساتھ خاکسار اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سری نگر شامل رہے نیز محترم عبدالحمید صاحب ٹاک صوبائی امیر کشمیر بھی بعض جماعتوں میں ساتھ رہے۔ محترم سید محمد سرور صاحب نے جماعتوں کے مالی حسابات کی آڈٹ کی اور ضروری ہدایات دیں۔

(عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ جموں)

قائدین متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا سال ۹۷-۱۹۹۶ء اکتوبر ۹۷ء میں ختم ہونے والا ہے۔ لہٰذا تمام قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ وہ شعبہ صنعت و تجارت سے متعلقہ رپورٹس پندرہ یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

(چوہدری مقبول احمد مہتمم صنعت و تجارت)

The calander year of MAJLIS KHUDDAM-UL AHMADIYYA, BHARAT is closing in the month of October 1997. So all the 'Qaideens' of MAJLIS KHUDDAM-UL AHMADIYYA are requested to send the detailed reports of their Majlis regarding SANATO TIJARAT within 15 days to the office of Majlis Khuddamu-ul Ahamadiyya Bharat, Qadian.

(Maqbool Ahmad)
Mohtamim Sanat-o-Tijarat,
Majlis Khudam-ul Ahmadiyya, Bharat, Qadian-143516)

مسجد نصرت جہاں (ڈنمارک) کی تیس سالہ تقریب

مسجد نصرت جہاں ڈنمارک خالصۃً جماعت احمدیہ کی خواتین کی مالی قربانیوں سے پایۂ تکمیل کو پہنچی تھی۔ لہٰذا لجنہ کی خواہش کے پیش نظر مسجد کی تیس سالہ تقریب منعقد کی گئی۔ زبانی پیغام و اشتہارات کے ذریعہ سے اس علاقہ کے لوگوں کو دعوت عام دی گئی۔ مکرم سید کمال یوسف صاحب کو جو یہاں کے پہلے مبلغ تھے بطور مہمان خصوصی بلایا گیا۔ جماعت اور غیر از جماعت لوگوں کے علاوہ اخباری نمائندوں نے بھی نمائندگی کی۔

جلسے کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا اس کے بعد ایک ڈینش احمدی دوست کمال احمد کرو (Krogh) نے مختلف مذاہب کے مابین باہمی ہم آہنگی کے موضوع پر نہایت مدلل تقریر کی اس کے بعد مکرم سید کمال یوسف صاحب اور مکرم کمال احمد کرو نے نہایت عمدگی سے حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔

اس موقعہ پر ایک ڈینش دوست جن کا مسجد سے برابر رابطہ ہے نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے احسن رنگ میں اپنا نقطہ نظر پیش کر کے ہمیں لاجواب کر دیا ہے۔

(تلخیص از الفضل انٹر نیشنل)

تقریب نکاح و رخصتانہ

مکرم سید سجاد احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ رانچی حال امریکہ لکھتے ہیں کہ ان کے بیٹے مکرم سید مظفر احمد صاحب کی تقریب نکاح و شادی ۲۲-۸-۹۷ کو ہوئی۔ اعلان نکاح مکرم مولوی نسیم مہدی امیر جماعت کینیڈا نے بعد نماز جمعہ پڑھا۔ ۲۴-۸-۹۷ کو دعوت ولیمہ کیا گیا۔ ایک سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔ بہو کا نام فریحہ داؤد ہے جو جناب سید داؤد احمد صاحب (جو بھاگلپور کے ڈاکٹر یونس احمد صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں) کی بیٹی ہے۔ رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (امانت بدر ۱۰۰/-)

(مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان)

ریلوے ریزرویشن

جو خدام اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ۹۷-۹۶ میں شرکت کی غرض سے قادیان تشریف لا رہے ہیں اگر وہ واپسی کی ریزرویشن کروانا چاہتے ہوں تو اپنے کوائف نام۔ عمر۔ تاریخ اور ٹرین نمبر جلد بھجوادیں۔ تا قبل از وقت ہی اس کا انتظام ہو جائے اور عین موقعہ پر ریزرویشن نہ ملنے کی پریشانی نہ ہو۔ رقم بذریعہ ڈرافٹ بنام صدر انجمن احمدیہ بھجوادیں۔

نوٹ:۔ بہت سے شہروں میں ریٹرن ریزرویشن کی سہولت ہے لہٰذا اس سہولت سے پورا فائدہ اٹھائیں۔

(صدر اجتماع کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ڈاک ٹکٹ مقررہ شرح کے مطابق لگائیں

یکم مئی ۹۷ء سے ڈاک کی شرح میں اضافہ ہو چکا ہے اس کے باوجود ابھی بھی بعض مجالس کیطرف سے ایسے خطوط آرہے ہیں جن پر یا تو کم ٹکٹ لگی ہوتی ہے یا بالکل ٹکٹ نہیں ہوتی۔

ابھی تک تو دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت bearing خطوط موصول کرتا رہا ہے۔ آئندہ تاکید کی جاتی ہے کہ مکمل ٹکٹ لگا کر خطوط پوسٹ کریں بصورت دیگر دفتر ایسے bearing خطوط موصول نہیں کریگا کیونکہ دوگنا جرمانہ ادا کرنے پر مجلس کا پیسہ ضائع ہوتا ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

بقیہ صفحہ ۸

بات سے صرف نظر یہ بھی نکتہ ہے کہ پاکستان دوسرے کئی اور مسلم ممالک کے سمیت کثرت ازدواج پر پابندی اور تین طلاق کے رواج کو زیر قانون لا چکا ہے۔

کیا مولانا مدنی اور جمعیت العلماء ہند ہندوستان کی ریاست کو مسلم نجی قانون (مسلم پرسنل لاء Mus-lim Personal Law) میں اسی طرح کی تبدیلی لانے کا حق دینے کیلئے تیار ہوں گے؟ وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں جاننے کی خواہش رہے گی؟؟

(دی ہندو مدراس بنگلور ۲۳ر جون ۱۹۹۷ء)

درخواست دعا

میرے ماموں نعیم احمد صاحب آف جرمنی ان دنوں بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں مکمل شفایابی کیلئے نیز میرے بہنوئی بشارت احمد خان جرمنی سے اپنے کاروبار میں برکت کیلئے، نیز بچوں کے بہترین مستقبل کیلئے۔ اسی طرح میرے بڑے ماموں جمیل احمد صاحب اور ان کی اہلیہ مقیم ملتان بیمار ہیں اور ان کی بیٹی قدوس ٹی بی کی مریضہ ہیں اور شدید بیمار ہیں۔ مکمل شفایابی کیلئے احباب کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر الدین کارکن فضل عمر آفسیٹ پریس قادیان)

یہ یقینی اور سچی بات ہے کہ جو خدا کے ہوتے ہیں خدا ان کا ہوتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مدرسہ احمدیہ قادیان میں تقریب الوداعیہ واستقبالیہ

مورخہ ۹۷-۸-۲۱ کو مدرسہ احمدیہ میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں محترم مولانا محمد عمر علی صاحب درویش مدرس مدرسہ احمدیہ کو ریٹائر ہونے پر الوداعیہ پیش کیا گیا اور محترم مولوی زین الدین صاحب مالاباری مدرس مدرسہ احمدیہ جو جارڈن میں عربی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے آئے ہیں کا استقبالیہ محترم مولوی بشیر احمد طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ و سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ نے پیش کیا۔

محترم مولانا محمد عمر علی صاحب درویش نے اپنے خطاب میں طالب علموں سے فرمایا کہ اگر آپ نے اپنی زندگی کو کامیاب بنانا ہے تو آپ کو تین چیزوں کو خاص طور پر اپنی زندگیوں میں ڈھالنا ہوگا۔

۱۔ محنت مشقت۔ و لگن ۲۔ اطاعت و فرمابرداری ۳۔ دعا و تعلق باللہ

اگر آپ ان تینوں باتوں کو اپنی زندگیوں میں بسالیں گے تو آپ ہر میدان میں کامیابی حاصل کر سکیں گے۔ مولوی زین الدین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نے اپنے عرب ممالک میں قیام کے حالات سنائے۔ انہوں نے فرمایا کہ جارڈن میں اس وقت تقریباً ۴۵۰ کے قریب احمدی افراد مقیم ہیں۔ امیر جماعت احمدیہ جارڈن محترم طٰہٰ قذق صاحب کی خدمات کا بھی ذکر فرمایا M.T.A کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب عرب میں پروگرام "لقاء مع العرب" بہت ہی مقبول ہوتا جارہا ہے۔ عرب احباب اسے سنجیدگی کے ساتھ سنتے ہیں اور بہت سے عرب اس کے نتیجہ میں احمدیت کے قریب آگئے ہیں۔

تحدیث نعمت کے طور پر ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کالج کی جانب سے طالب علموں کے جو ٹور جایا کرتے تھے اس میں انہیں عمرہ کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔

ایک خاص بات کا ذکر فرمایا کہ جہاں آنحضرت ﷺ کی ولادت ہوئی تھی وہاں اب ایک عظیم الشان لائبریری قائم ہے۔ آخر میں محترم مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا اور دعا کی درخواست کی۔

محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے خلافت احمدیہ کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے محترم مولوی صاحب کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح محترم مولوی محمد نسیم خان صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کی اعلیٰ تعلیم کا ذکر فرماتے ہوئے محترم مولوی قمر الحق صاحب کو سنسکرت کی اعلیٰ تعلیم کیلئے چنے جانے کا بھی ذکر کیا۔ آپ نے محترم مولانا محمد عمر علی صاحب درویش کی مدرسہ احمدیہ کیلئے ۴۰ سالہ علمی خدمات کو سراہا اور سابقہ اساتذہ میں محترم مولانا محمد صادق صاحب ناقد اور محترم مولانا محمد یوسف صاحب درویش کی مدرسہ احمدیہ میں کی گئی نمایاں خدمات کا بھی ذکر فرمایا۔

اس موقع پر محترم جمیل احمد صاحب ایڈووکیٹ ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ بھی شریک جلسہ رہے۔ آخر میں ریفریشمنٹ کے ساتھ پروگرام تکمیل کو پہنچا۔ (محمد لقمان دہلوی نمائندہ اخبار بدر قادیان)

اظہار تشکر

خدا کا صد ہزار شکر ہے کہ میرے بڑے نواسے سید سلام احمد کا داخلہ شیفیلڈ (U.k) کے میڈیکل کالج میں ہو گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے نتیجے میں آج یہ خوشی کا دن نصیب ہوا۔

خدا کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے اس خوشی کے موقع پر اعانت بدر میں مبلغ ڈھائی سو روپے اور شکرانہ فنڈ میں مبلغ ڈھائی سو روپے ادا کرتے ہوئے قارئین بدر سے درخوست دعا ہے کہ ہمارے بچے کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ خلافت اور جماعت کی غلامی میں رکھے۔ اور اسے اعلیٰ ترین ڈاکٹر بنائے۔ آمین۔

(عذرا شمیم احمد صدر لجنہ اماء اللہ آرہ بہار)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی سب سے بڑی ہمشیرہ ثمینہ مبارکہ جو جناب شیخ بشیر احمد صاحب ابن مکرم شیخ محمد دین صاحب سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان و ربوہ مرحوم کی بیگم تھیں۔ مورخہ ۶/ مئی ۹۷ کو دل کا دورہ پڑنے سے ۳ دن تک بے ہوش رہ کر وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ حضرت مرزا قدرت اللہ صاحب مرحوم لاہور ثم قادیان کی سب سے بڑی پوتی تھیں۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کے فدائی صحابی تھے۔ مرحومہ کے نانا بھی مشہور صحابی حضرت مسیح موعودؑ تھے جن کا نام حضرت بابو غلام محمد صاحب سابق فور مین ریلوے لاہور ہے۔ مرحومہ **نیک و پارسا** اور جماعت احمدیہ کی انتھک اور قربانی کرنے والی مخلص و مشہور خاتون سارے علاقہ میں تھیں۔

مرحومہ کے وسیع مکان واقع سمن آباد لاہور میں جماعتی میٹنگز **اکثر ہوتی** رہتی تھیں۔ خاص طور پر لجنہ اماء اللہ کے بڑے بڑے اجتماع ان کی وسیع کوٹھی میں بڑی کامیابی سے ہوتے اور علمی وورزشی پروگرام وہیں بڑی خوش خلقی اور سلیقہ کے ساتھ منعقد کراتیں۔

ان کے شوہر صدر حلقہ اور خود مرحومہ لجنہ اماء اللہ کی صدر منتخب ہو کر اکثر و بیشتر جماعت کی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ الحمد للہ۔ ویسے اوسط طور پر بھی مرحومہ بہت مخیر۔ بیحد مہمان نواز ہمہ وقت صلہ رحمی کرنے والی خاتون تھیں۔

حضرت مرزا قدرت اللہ صاحب قادیانی کی پہلی بیگم سے بڑے لڑکے (قبلہ والد صاحب) مرزا محمد سعید بیگ مرحوم کی سب سے بڑی اولاد تھیں۔ جو سب بہن بھائیوں اور ماں باپ سے والہانہ محبت کرتیں۔ جن کی تعداد ان کے سمیت ۹ عدد تھی۔ خاص طور پر سسرال والوں کی ہر ممکن خدمت میں مصروف رہتیں اور کام کرتے ہوئے نہ تھکتیں۔ یہی وجہ ہے کہ سسرال والے ان کی نیکیوں کو ابھی تک یاد کرتے ہیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات کی دعا کرتے ہیں۔

ہم سب بہن بھائی اور دیگر تعلق دار سب ہی ان کی بلندی درجات اور اعلیٰ علین میں جگہ ملنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دُعا کرتے ہیں۔ پس ہمارے جملہ دوست اور بزرگ بھی اپنی عاجزانہ دعا میں مرحومہ کو یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ۔

(دُعا کا طالب: برادر اصغر مرزا رشید انور بیگ آف لاہور (حال کینڈا)

کتب دستیاب ہیں

قارئین کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت نشر و اشاعت نے بعض نئی اور بعض پرانی کتب جاذب نظر ٹائٹل کے ساتھ شائع کی ہیں۔ جماعتیں اور ضرورت مند احباب اپنی ضرورت کے مطابق دفتر نشر واشاعت سے بالکل معمولی قیمتوں پر کتب حاصل کر سکتے ہیں۔ شائع شدہ کتب درج ذیل ہیں۔

۱۔ الحجۃ البالغہ
۲۔ دیوبندی چالوں سے بچئے
۳۔ پیغام صلح
۴۔ حقائق بائبل اور مسیحیت
۵۔ راہ ایمان
۶۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۷۔ القصیدہ عربی اردو چھوٹا
۸۔ مذہب کے نام پر فسانہ
۹۔ میتری سندیش ہندی
۱۰ جماعت احمدیہ کے متعلق پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ ہندی۔
۱۱۔ نماز ہندی
۱۲۔ حضرت محمد ﷺ کا واستوک چرتر ہندی

اس کے علاوہ ہندی اردو میں فولڈر ٹریکٹ حاصل کر سکتے ہیں۔

(نظارت نشر و اشاعت قادیان)

بقیہ صفحہ ۱۲

اگر ہیپر سلف کی علامت ہو تو جامنی رنگ کا مواد خارج ہوتا ہے۔ نائٹرک ایسڈ ہو تو گلے میں غدودوں کے اردگرد زرد رنگ کے دھبے دکھائی دیتے ہیں۔ ارجنٹم نائیٹریکم میں آواز بیٹھنے کی علامت بہت نمایاں ہے۔ جہاں تک نیٹرم میور کا تعلق ہے تو گلا خشک ہو جاتا ہے اور زخم بننے کا رجحان بھی ہوتا ہے۔ اگر گلے میں پھنسنے کا احساس ہو تو مندرجہ بالا چاروں دوائیں اپنی اپنی علامتوں کے لحاظ سے پہچانی جائیں گی، تک بازی کی ضرورت نہیں ہوگی۔ جس دوا کی علامت ہو وہی کام آئے گی۔

نیٹرم میور میں پلپلی سی ورمیں پائی جاتی ہیں جو شہد کی مکھی کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہیں اس لئے شہد کی مکھی کاٹ لے تو نیٹرم میور بطور علاج بہت موثر دوا ہے۔ میں اسے آرسنک اور لیڈم کے ساتھ ملا کر استعمال کرتا ہوں، چند منٹ کے اندر اندر آرام آ جاتا ہے لیکن شہد کی مکھی کے زہر کا اثر فوری طور پر دور کرنے کے لئے کاربالک ایسڈ بہت مفید ہے۔

نیٹرم میور ایپس کا مزمن ہے۔ مزمن سے مراد ہے کہ کسی ایسی دوا کے اثرات جو نسبتاً عارضی فائدہ پہنچائیں اور ختم ہو جائیں اگر کسی اور دوا میں انہیں علامتوں کے ساتھ ملتے ہوں اور مریض کو مزید فائدہ پہنچا سکیں۔ ایپس کی ورم وقتی طور پر نقصان پہنچا کر ختم ہو جاتی ہے لیکن نیٹرم میور میں یہ ورم آکر ٹھہر جاتی ہے اس لئے اسے ایپس کا مزمن کہا جاتا ہے۔

بچہ کی پیدائش کے بعد باقی رہ جانے والی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے بھی نیٹرم میور مفید ہے۔ اگر بچے کی پیدائش کے بعد عورت کی عمومی صحت خراب ہو جائے تو نیٹرم میور بہت موثر دوا ہے جو صحت کو بحال کرتی ہے۔

اگر بچہ کی پیدائش کے بعد بخار کی کیفیت ہو تو سلفر اور پائیرو جینم مفید ہیں اگر رحم کے اندر پوری طرح صفائی نہ ہوئی ہو اور اندر کچھ باقی رہ گیا ہو تو پلسٹیلا اس گند کو باہر نکالنے کے لئے مفید ہے۔ اگر بچے کی پیدائش کے بعد کمر درد وغیرہ ہونے لگے تو ان میں کالی کارب بہت مفید ہے۔

اگر ماں کے دودھ میں کوئی ایسی کمی پائی جائے کہ بچہ صحیح رنگ میں پرورش نہ پائے یا دودھ جلد سوکھ جائے تو نیٹرم میور استعمال کرنا چاہئے۔ نیٹرم میور اس اندرونی زہر کو دور کرتا ہے جو بچے کی پرورش کی راہ میں حائل ہے اور بچے کی ضرورت کے مطابق دودھ کی بھی فراوانی ہو جائے گی۔ نیٹرم میور بچوں کے سوکھا پن کی بھی بہترین دوا ہے اور یہ سوکھا پن جسم کے اوپر سے نیچے کی طرف اترتا ہے اس کا مطلب ہے کہ بچوں کو سکھانے والا مادہ موجود ہے جسے نیٹرم میور ٹھیک کرتا ہے اگر ایسے مریض کا دودھ بچہ پیئے گا تو وہ سوکھا پن کی بیماری میں مبتلا ہو جائے گا۔

عورتوں میں حیض کے ایام بے قاعدہ ہوتے ہیں، خون مقدار میں زیادہ جاری ہوتا ہے۔ تیز سوزش پیدا کرنے والا لیکوریا جس سے خارش بھی پیدا ہوتی ہے۔ حیض سے قبل طبیعت میں افسردگی اور غمگینی پیدا ہو جاتی ہے۔ نیچے کی طرف بوجھ اور درد محسوس ہوتا ہے جو صبح کے وقت زیادہ ہوتا ہے۔ نیٹرم میور کے مریضوں کے مسوڑھے متورم ہو جاتے ہیں اور خون بہنے کا رجحان ہوتا ہے۔ دانت ہلتے ہیں اور سردی اور ٹھنڈی ہوا سے تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ کھانے کے بعد اور رات کے وقت دانتوں میں درد ہوتا ہے جو کانوں تک پھیل جاتا ہے۔ زبان پر میلی سی جھاگدار تہہ جم جاتی ہے، سرسراہٹ کا احساس ہوتا ہے جیسے زبان پر بال ہو۔

سیڑھیاں چڑھنے سے اور بائیں کروٹ لیٹنے سے دل کی دھڑکن میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ دل میں ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے۔ سینے میں جکڑن اور گھٹن محسوس ہوتی ہے۔

کالی کھانسی کی علامت بھی نیٹرم میور میں موجود ہے کھانسی کے ساتھ آنکھوں سے پانی بہتا ہے، سر میں شدید درد ہوتا ہے۔ حرکت سے، گہرا سانس لینے سے اور بستر میں گرم ہونے سے کھانسی بڑھ جاتی ہے۔ نیٹرم میور کی ایک علامت یہ ہے کہ سمندر کے کنارے اس کی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105

01872- 20757

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 THURSDAY, OCTOBER 2 1997 ISSUE NO.- 40

ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتّبہ کتاب ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 45)

نیٹرم میوریٹکم

NATRUM MURIATICUM

(Sodium Chloride)

نیٹرم میور ایک اہم اور بنیادی دوا ہے۔ ہومیوپیتھک ادویہ میں اس کا بہت وسیع اور اونچا مقام ہے۔ یہ عام کھانے والے نمک سے تیار کی جانے والی دوا ہے۔ سوڈیم کلورائیڈ انسانی جسم میں وافر مقدار میں موجود رہتا ہے اور زندگی کے نظام کو فعال اور متوازن بنانے کے لئے اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کی کمی سے کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے مونہہ میں ہر وقت کئی قسم کے نمکیات موجود رہتے ہیں جن میں سوڈیم کلورائیڈ بھی ہے لیکن اس کے باوجود اسے بالکل نامعلوم مقدار میں پوٹینسی بنا کر مونہہ میں ڈالا جائے تو فوری رد عمل ہوتا ہے۔

زیادہ نمک کھانے سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان میں سے ایک خون کے دباؤ کا زیادہ ہونا بھی ہے اس لئے عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ بلڈ پریشر اور دل کی بیماریوں سے بچنے کے لئے زیادہ نمک کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ انگلستان اور امریکہ میں دل کے ماہرین نے یہ تحقیق کی ہے کہ نمک کا استعمال کم کرنا نقصان دہ ثابت ہوا ہے اس لئے یہ بات درست نہیں کہ نمک بالکل نہیں کھانا چاہئے۔ نمک اس استعمال ضرورت کے مطابق اور محدود دائرے میں ضروری ہے نیز جن لوگوں کو خون کے دباؤ زیادہ ہونے کی بیماری نہ ہو وہ جتنا مرضی نمک کھائیں انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا جن کو یہ بیماری ہو انہیں احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ ضرورت سے زائد نمک خون کے دباؤ میں اضافہ کر دیتا ہے یہ بیماری اس نوعیت کی ہے کہ جسم زائد نمک کو بسہولت جسم سے باہر نہیں نکال سکتا۔ نمک چونکہ پانی جذب کرتا ہے اس لئے جسم کے اندر بھی پانی کا دباؤ بڑھ جانے کی وجہ سے خون کا دباؤ بھی بڑھ جاتا ہے اور گردوں پر بوجھ پڑتا ہے۔

نمک انسانی زندگی کا لازمی جزو ہے جس کا توازن بگڑنے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جو لوگ روزانہ ورزش کے عادی ہوتے ہیں انہیں کھل کر پسینہ آتا ہے اور بذریعہ پیشاب بھی کافی مقدار میں نمک خارج ہو جاتا ہے اس لئے انہیں زیادہ نمک کھانے سے نقصان نہیں پہنچتا۔

نیٹرم میور بہت گہری اور دیرپا اثرات کی حامل دوا ہے جو تمام انسانی نظام کو متاثر کرتی ہے۔ انسانی بدن کا کوئی بھی ایسا جزو نہیں جس پر یہ اثرانداز نہ ہو۔ عام طور پر نیٹرم میور کی علامات رکھنے والے مریض کی جلد چمکدار اور کھنچی ہوئی ہوتی ہے۔ نمک کی زیادتی کی وجہ سے جسم میں پانی کی مقدار بڑھ جاتی ہے جس کی وجہ سے جلد پر چکنا پن آ جاتا ہے جیسے تیل مل دیا گیا ہو۔ اگر یہ علامت ظاہر نہ ہو تو اکثر ہومیو معالجین نیٹرم میور استعمال نہیں کرتے لیکن یاد رکھیں کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر مریض اپنی تمام علامات کو ظاہر کرے۔ کسی ماؤف حصہ میں علامات ظاہر ہو جائیں گی لیکن تندرست حصہ سے تعلق رکھنے والی علامات ظاہر نہیں ہوگی۔ بنیادی طور پر تمام علامات کی کنہوں کا علم ہونا ضروری ہے اور مریض کے مزاج سے واقفیت ضروری ہے لیکن ہر تفصیلی علامت کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

نیٹرم میور کے مریض میں سخت تھکاوٹ اور نقاہت کے آثار پائے جاتے ہیں۔ یہ نقاہت خواہ جسمانی ہو یا اعصابی ضرور دکھائی دے گی اس کی وجہ یہ ہے کہ مریض میں ہائیڈرو کلورک ایسڈ کا توازن بھی بگڑ جاتا ہے جس سے مریض کمزور ہونے لگتا ہے یا اعصابی کمزوری یا اچانک کمزوری کے دورے پڑتے ہیں۔

نیٹرم میور کا ملیریا سے بھی گہرا تعلق ہے۔ دلدلی علاقوں میں مچھر پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے ملیریا پھیلتا ہے اور ملیریا کے بداثرات کے نتیجہ میں انسانی جسم میں توڑ پھوڑ ہوتی ہے، خون میں سرخ ذرات کا توازن بگڑ جاتا ہے یا جسم میں پانی زیادہ ہونے لگتا ہے ان وجوہات کی وجہ سے نیٹرم میور کی ضرورت پڑتی ہے ورنہ نیٹرم میور کا نمدار دلدلی علاقوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سب نمکیات پانی جذب کرتے ہیں لیکن ملیریا کا اصل تعلق مچھر سے ہے) جہاں مچھر ہوں وہاں ملیریا ضرور ہوگا۔ نیٹرم میور کو ملیریا کے چڑھتے بخار میں ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ نہایت خطرناک نتائج ظاہر کرتا ہے اور بہت سخت رد عمل ہوتا ہے۔ نیٹرم میور کو ملیریا میں استعمال کرنے کے مختلف طریقے بیان کئے گئے ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ پہلے بخار کا دورہ کم ہونے کا انتظار کرنا چاہئے یا مزید انتظار کرکے دو بخاروں کے درمیان کے وقفہ میں نیٹرم میور اونچی طاقت میں دیں۔ اگر یہ بخار پر اثرانداز ہوا تو بخار کا وقت بدل جائے گا اور جلدی آ جائے گا۔ اس علامت سے پتہ چلتا ہے کہ دوا درست ہے اور اس نے کام کیا ہے لیکن اس کی مدت میں کمی آ جاتی ہے۔ اگر بخار کا عرصہ کم نہ ہو صرف وقت بدلے تو اس کا مطلب ہے کہ نیٹرم میور کافی نہیں ہے اس وقت فوری طور پر مزید انتظار کئے بغیر دوسری دوا تلاش کرنی چاہئے۔ اگر بخار وقت سے پہلے آئے اور اس کی مدت بھی تھوڑی ہو تو عموماً اگلا بخار آتا ہی نہیں۔ دوسرے دن دوبارہ نیٹرم میور دے دیں معمولی سا بخار ہوگا پھر بالکل اتر جائے گا۔

نیٹرم میور کی دماغی علامات بھی بہت نمایاں ہیں۔ شروع میں جب ذہنی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں تو مریض اپنے آپ کو مظلوم سمجھنے لگتا ہے اور ہر وقت اسی خیال میں کھویا رہتا ہے لیکن اس کے باوجود کسی کی ہمدردی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ دوسرے نیٹرم میور کا مریض فرضی محبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بعض بوڑھی عمر کی عورتیں بھی ایسی فرضی محبت میں مبتلا ہو جاتی ہیں ایسی عورتوں کا نیٹرم میور علاج ہے۔ اگر کوئی بخار لمبا عرصہ پیچھا نہ چھوڑے اور دماغ پر اثر ہو اس کا بھی نیٹرم میور علاج ہے لیکن خاص طور پر غم سے دماغ پر پڑنے والے اثرات میں نیٹرم میور چوٹی کی دوا ہے۔ غم کے ابتدائی اثرات میں فوری طور پر اثر کرنے والی دوائیں اگنیشیا اور ایمبراگریسا ہیں۔ اگنیشیا اپنے اثرات کے لحاظ سے نسبتاً سب سے زیادہ عارضی دوا ہے، بار بار دینی پڑتی ہے۔ اگر گہرا غم زندگی کا حصہ بن گیا ہو تو رفتہ رفتہ دماغ متاثر ہونے لگتا ہے ایمبراگریسا بھی اچھی دوا ہے اور اس کے بعد نیٹرم میور ہے جس کے بارے میں میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ اس سے بالکل پاگل مریض بھی ٹھیک ہوگئے۔ نیٹرم کے مریض تشدد پسند نہیں ہوتے بلکہ خاموشی سے بیٹھے رہتے ہیں یا دنیا سے کھوئے جاتے ہیں اور جسمانی لحاظ سے کمزور ہونے لگتے ہیں انہیں غصہ بہت آتا ہے لیکن مار دھاڑ نہیں کرتے۔ دماغ کمزور ہونے لگتا ہے، مریض بات کرتے کرتے بھول جاتا ہے کہ میں کیا کہنے لگا تھا خیالات کا سلسلہ منتشر ہو جاتا ہے۔ اگر کسی انسان کا بات کہتے کہتے اپنے خیالات سے تعلق ٹوٹ جائے تو یہ نیٹرم میور کی علامت ہے لیکن اگر کوئی بات سنتے سنتے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھے اور کچھ دیر سے سمجھے تو اس کے لئے ہلیبم دوا ہے۔

نیٹرم میور کی ایک علامت یہ ہے کہ پڑھنے سے تھکاوٹ ہونے لگتی ہے۔ انسانی جذبات متاثر ہونے لگتے ہیں رونے کی طرف رجحان ہو جاتا ہے اور مریض پلسٹیلا کے مزمن مریض کی مانند ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی مریض بات بات پر رونے لگے تو وہ پلسٹیلا کے مقابل پر نیٹرم میور کا مریض ہوگا لیکن فرق یہ ہے کہ پلسٹیلا کا مریض پرخون ہوتا ہے اور صحتمند ہوتا ہے ہاتھ یا پاؤں میں گرمی محسوس ہوتی ہے جبکہ نیٹرم میور کے مریض کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں اور کمزور ہوتا ہے رونے کی طرف میلان ہوتا ہے۔ اگر نیٹرم میور سے غم کے بداثرات ٹھیک نہ ہوں اور مرض زیادہ گہرا معلوم ہو تو پھر سلیشیا نیٹرم میور کی مزمن دوا ہے۔ سلیشیا پلسٹیلا کی بھی مزمن دوا ہے۔ سب دواؤں کے آپس کے تعلقات سمجھنے بہت ضروری ہیں۔ پھر آسانی سے دوا تجویز کی جاسکتی ہے۔ نیٹرم میور کو بلاوجہ بار بار استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس کا زیادہ استعمال جسم میں خون کے توازن کو بگاڑ دیتا ہے۔ کبھی کبھی دینے میں کوئی حرج نہیں۔ ایک ہی دن میں بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں۔ نیٹرم میور کے مریض کو بہت پیاس لگتی ہے۔ اس کے سر درد میں سر پر ہتھوڑے پڑتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں، آنکھوں پر روشنی کا بداثر پڑتا ہے، حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے اس لحاظ سے اس کی برائیونیا سے مشابہت ہے۔ نیٹرم میور کی قبض برائیونیا سے بھی سخت ہے۔ نیٹرم میور ایپس کا مزمن اور مصلح بھی ہے۔

نیٹرم میور کا مریض ڈبل روٹی، چکنائی اور روغنی غذا کو پسند نہیں کرتا۔ بھوک بہت لگتی ہے لیکن کھانے کے بعد تھکاوٹ اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ سینہ میں جلن کا احساس، جگر کے مقام پر سختی اور سوئیاں چبھتی ہیں۔ بھاری پن اور تناؤ کا احساس جو کھانا کھانے کے بعد ہوتا ہے۔ معدہ میں شدید کمزوری کے دورے پڑتے ہیں۔

نیٹرم میور کا مریض ڈبل روٹی، چکنائی اور روغنی غذا کو پسند نہیں کرتا۔ بھوک بہت لگتی ہے لیکن کھانے کے بعد تھکاوٹ اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ سینہ میں جلن کا احساس۔ جگر کے مقام پر سختی اور سوئیاں چبھتی ہیں۔ بھاری پن اور تناؤ کا احساس جو کھانا کھانے کے بعد ہوتا ہے۔ معدے میں شدید کمزوری کے دورے پڑتے ہیں۔

نیٹرم میور کے مریض کے اعصاب تنے ہوئے ہوتے ہیں، ذرا سا بھی شور برداشت نہیں ہوتا اچانک کوئی آواز آ جائے تو سر میں درد ہونے لگتا ہے، کاغذ کی سرسراہٹ بھی بری لگتی ہے۔

نیٹرم میور کا مریض بالکل ٹھنڈا ہوتا ہے لیکن گرم کمرے میں تکلیفیں بڑھتی ہیں، کھلی ہوا پسند کرتا ہے اس پہلو سے پلسٹیلا سے مزاج ملتا ہے، باہر نکلنا پسند کرتا ہے اور کھلی ہوا میں آکر جسمانی تکلیفیں کم ہو جاتی ہیں لیکن ذہنی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں دوا کے مزاج کی اس قسم کی باریکیوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے پھر صحیح دوا تک پہنچنے میں دقت نہیں ہوتی۔ نیٹرم میور کے مریض کا مزاج جلد جلد بدلتا ہے۔ جب اسے پسینہ آتا ہے تو فوراً نزلہ زکام شروع ہو جاتا ہے لیکن اس کے باوجود کھلی ہوا میں نزلہ میں افاقہ ہوتا ہے۔

نیٹرم میور کا اثر جلد پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔ ایگزیما، خارش اور سوزش بالوں کے کناروں پر زیادہ ہوتا ہے یہ نیٹرم میور کی خاص علامت ہے۔ خشک دانے بھی نکلتے ہیں اور بہنے والے زخم بھی ہوتے ہیں۔ جلد میں خارش اور سوئیاں چبھتی ہیں۔ خارش کے دانوں سے رطوبت بھی بہتی ہے۔ مختلف ٹکڑوں میں جلد اور کھرنڈ بن کر اترنے لگتے ہیں۔ نیٹرم میور کی ایک علامت سارسپریلا سے ملتی ہے، چھوٹی عمر میں ہی بڑھاپے کے آثار نظر آنے لگتے ہیں۔

نیٹرم میور کا سر کا درد رات کو سونے کے بعد تیسرے پہر شروع ہوتا ہے۔ اگر صبح کے وقت سر درد ہو تو وہ جلسیمئم کی علامت ہے۔ نیٹرم میور میں عام طور پر گرمی لگنے کی وجہ سے اور ملیریا بخار کے دوران ہونے والی تکلیفیں نو بجے سے لے کر رات تک جاری رہتی ہے۔ سر درد عموماً گدی میں ہوتا ہے اور ریڑھ کی ہڈی تک پھیل جاتا ہے۔ نیٹرم میور کا ریڑھ کی ہڈیوں سے متعلق بہت سی بیماریوں سے تعلق ہے خصوصاً چک پڑ جائے تو نیٹرم میور شروع میں بہت اچھا اثر دکھاتی ہے۔ نیٹرم میور کے مریض کی اکثر علامتیں نرم بستر میں بڑھ جاتی ہیں اور ریڑھ کی ہڈی نسبتاً بہت حساس ہو جاتی ہے اور اعصاب میں بےچینی محسوس ہوتی ہے اور درد ہوتا ہے۔ سخت جگہ پر لیٹنے سے آرام آتا ہے۔

نیٹرم میور میں پراسٹیٹ گلینڈ کی علامتیں بھی پائی جاتی ہیں، مریض حاجت کے لئے جاتا ہے لیکن اس کو بہت انتظار کرنا پڑتا ہے کہ پیشاب جاری ہو۔ قطرہ قطرہ آتا ہے بعد میں بےچینی اور بےاطمینانی کا احساس رہتا ہے جیسے پیشاب پوری طرح خارج نہیں ہوا۔ بعض اوقات بعد میں درد بھی ہوتا ہے۔ چلتے وقت، ہنستے وقت اور کھانستے ہوئے از خود پیشاب خارج ہو جاتا ہے۔ رات کو پیشاب خود بخود نکل جائے تو کالی فاس کے ساتھ ملا کر دینے سے فرق پڑتا ہے عموماً بچوں میں یہ تکلیف ہوتی ہے کہ وہ گہری نیند سو جائیں تو پیشاب آنے کا پتہ نہیں چلتا اور بستر گیلا کر دیتے ہیں۔

نیٹرم میور میں شدید قبض ہوتی ہے یا دست شروع ہو جاتے ہیں۔ آرمی کیمپ میں خوراک کی خرابی کی وجہ سے جو اسہال لگ جاتے ہیں وہ بہت دیر تک جاری رہتے ہیں نیٹرم میور ایسے اسہال کی بیماری میں بہت مفید ہے۔ ایسے کیسوں میں خوراک کی بدپرہیزی سے اگر دائمی پیچش ہو جائے تو کروٹون بہت مفید دوا ہے۔ نیٹرم میور میں بھوک کی زیادتی کے باوجود مریض دبلا پتلا اور لاغر ہوتا ہے۔ معدہ کی جلن کے ساتھ دل بھی دھڑکتا ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے پسینہ آتا ہے۔ نمک کھانے کی بےحد خواہش ہوتی ہے۔ خالی پیٹ بہتر محسوس کرتا ہے، کھانے کے بعد جلن اور تیزابیت اور مونہہ سے پانی آنے لگتا ہے۔

جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے کہ نیٹرم میور ملیریا میں بہت مفید دوا ہے۔ ہر قسم کا ملیریا اس میں شامل ہے جو روز آئے یا وقفے وقفے سے آنے والا ہو۔ سب سے زیادہ خطرناک ملیریا وہ ہے جو دو دن آرام دے اور تیسرے دن آن پکڑے یہ بہت مشکل سے پیچھا چھوڑتا ہے اس میں نیٹرم میور بہت مفید ہے۔ اس میں میں نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ بخار تیسرے دن کے بجائے دوسرے دن آنے لگتا ہے۔ ملیریا میں بخار اس لئے ہوتا ہے کہ ملیریا کے جراثیم جب خون میں شامل ہوتے ہیں تو سرخ ذروں کو اندر سے کھا جاتے ہیں اور ایک خول سا باقی رہ جاتا ہے یہ خول جراثیم کی غلاظتوں اور زہریلے مادوں سے بھر جاتے ہیں جب یہ خول پھٹتے ہیں تو اس وقت شدید سردی لگ کر بخار چڑھتا ہے۔ جب یہ جراثیم خول پھاڑ کر باہر نکلتے ہیں تو جگر میں پناہ لیتے ہیں۔ اور چوبیس یا اڑتالیس گھنٹوں کے بعد دوبارہ حملہ کرتے ہیں اور دوبارہ بخار ہو جاتا ہے۔ ان جراثیم کو نیٹرم میور سے ختم کیا جاسکتا ہے۔

نیٹرم میور کی ایک علامت سلفر اور سیپیا میں بھی پائی جاتی ہے اگر نیٹرم میور کے مریضوں کی بیماریاں بہت الجھ گئی ہوں اور غلط علاج کے نتیجہ میں بہت لمبی ہو گئی ہوں تو ایسے مریضوں کی بہت سی بیماریوں کی علامتوں کو ختم کرنے کے لئے سلفر ۲۰۰ بہت اچھا کام کرتی ہے اور چونکہ گہرا اثر رکھنے والی دوا ہے اس لئے بعض بیماریوں کو شفا بھی دیتی ہے۔ نیٹرم میور خصوصاً بگڑے ہوئے بخاروں میں مرض کی علامتوں کو خوب کھول کر اور نتھار کر سامنے لے آتی ہے۔ بخار بگڑ کر کئی شکلیں اختیار کر لیتے ہیں مثلاً ملیریا اگر بگڑ جائے تو علامات میں بہت پیچیدگیاں پیدا کر دیتا ہے اور کہیں درد کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور کہیں کوئی اور روپ دھار لیتا ہے۔ ایک انگریز ڈاکٹر نے ملیریا کے بارے میں کہا ہے کہ سوائے حمل کے یہ ہر دوسری چیز کی نقل کر سکتا ہے اور سب علامتوں میں اتنا الجھاؤ پیدا کر دیتا ہے کہ ڈاکٹر بیماری کی کنہہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس تعلق میں نیٹرم میور اور سیپیا دونوں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ سیپیا کی کچھ علامتیں نیٹرم میور سے ملتی ہیں مگر اس ضمن میں خاص طور پر ان دونوں کا کردار بہت نمایاں اور بہت مفید ہے۔ عموی بگڑے ہوئے کیس میں سلفر کو استعمال کرنا چاہئے۔ اکثر صورتوں میں اس سے افاقہ ہوتا ہے اور بیماری نتھر کر واضح صورت میں سامنے آ جاتی ہے۔ بگڑے ہوئے بخار جو قابو میں نہ آئیں ان میں نیٹرم میور اور سیپیا دونوں مفید ہیں۔ اگر تحقیق سے بخار کی وجوہات معلوم ہو جائیں تو پھر ان کے مطابق علاج کرنا چاہئے۔ ملیریا بخار کے عموی رجحان کو دور کرنے کے لئے اونچی طاقت میں نیٹرم میور بہت مفید ہے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر آرنیکا ایک ہزار یا اس سے اونچی طاقت میں استعمال کرنی چاہئے۔ اگر دردوں کی علامتیں ظاہر ہو جائیں تو فوری طور پر آرنیکا کھا لینا چاہئے لیکن لمبے عرصہ کے لئے ملیریا سے بچاؤ کے لئے نیٹرم میور بہترین دوا ہے۔

نیٹرم میور میں گلے میں کسی چیز کے پھنسے ہونے کا احساس رہتا ہے۔ ہیپر سلف بھی بہت مشہور دوا ہے اس کے علاوہ ارجنٹم نائٹریکم میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے۔ نائٹرک ایسڈ اور ایلومینا بھی مفید دوائیں ہیں۔ مریض بار بار کوشش کر کے پھنسی ہوئی چیز نکالنے کی کوشش کرتا ہے، حلق میں کانٹے چبھتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ اگر واقعتاً گلے میں کوئی چیز پھنس جائے مچھلی کا کانٹا یا کوئی اور چیز ہو تو سلیشیا اسے باہر نکالنے کی خاصیت رکھتی ہے۔

(باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں)